www.KitaboSunnat.com

مرزائے قادیان

اور

علماءِ اہلِ حدیث

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد حنیف یزدانی

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ نذیریہ، چیچہ وطنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیه

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مرزائے قادیان

اور

علمائے اہلحدیث

از رشحات قلم

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد حنیف یزدانی قصوری

خطیب جامع اہل حدیث چیچہ وطنی

ناشر

مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی

پچاس پیسے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اردو زبان میں مسئلہ اجتہاد و تقلید اور عمل بالحدیث کے موضوع پر

سب سے پہلی

ایک علمی و تحقیقی کتاب

معیار الحق

نمبر ....

تصنیف لطیف حضرت مولانا شیخ الکل ناشر السنۃ سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جس کی تعریف امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد نے کی ہے۔ جس کا پیش لفظ حضرت الامیر المرکزیہ مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ نے لکھا ہے جو کہ ستر صفحات پر مشتمل ہے۔ جس کے مستقل عنوانات یہ ہیں۔ اجتہاد و تقلید کی تعریف۔ مسئلہ اجتہاد و تقلید کی تاریخ۔ حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی خدمات۔ حضرت میاں نذیر حسین صاحب کا تعارف۔ آپ کا تبحر علمی۔ حضرت شیخ کا تاثر تلامذہ پر۔ حضرت کی امن پسندی۔ حضرت کا تحمل۔ معیار الحق کی اشاعت وغیرہ ہیں۔ حضرت شیخ الکل علیہ الرحمۃ نے قرآن و حدیث کے علاوہ ۳۵ جید حنفی علماء و ائمہ کے اقوال رد تقلید میں درج کئے ہیں۔ حدیث قلتین۔ حدیث غلس۔ حدیث اسفار فجر۔ حدیث ابراد الظہر۔ حدیث مثلین عصر کی عمدہ تحقیق ہے۔ دیدہ زیب ٹائیٹل۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ کاغذ سفید، مضبوط جلد۔ بڑے سائز کے ۵۰۰ صفحات

قیمت صرف دس روپے محصول ڈاک معاف

محمد حنیف یزدانی قصوری چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسلک اہل حدیث پر بے نظیر کتاب

تحریک آزادی فکر

اور

حضرت شاہ ولی اللہؒ کی تجدیدی مساعی

تصنیف لطیف: حضرت الامیر المرکزیہ فاضل جلیل عالم نبیل مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سلفی شیخ الحدیث گوجرانوالہ

حضرت مولانا کے جو مضامین لفظ اہل حدیث کے نام سے ہفت روزہ الاعتصام میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان سب کو یکجا کر کے مع اضافاتِ جدیدہ کے کتابی صورت میں نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع کیا گیا ہے مستقل عنوانات یہ ہیں: تحریک اہل حدیث کا مآخذ اور حضرت شاہ ولی اللہ کی تجدیدی مساعی کے اثرات۔ تحریک اہل حدیث کا موقف اور خدمات، برصغیر پاک و ہند میں اہل توحید کی سرگرمیاں، ترک تقلید اور اہل حدیث، مسئلہ تقلید پر تحقیقی نظر۔ اہل حدیث کی اقتدا۔ ایک مقدس تحریک جو مظالم کا تختۂ مشق بنی رہی۔ گویا کہ یہ کتاب مسلک اہل حدیث کا مرقع ہے اور حضرت الامیر کے جملہ مضامین کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب بڑے اعتماد کے ساتھ ہر تعلیم یافتہ آدمی کو پیش کی جا سکتی ہے۔

دیدہ زیب ٹائٹل، کتابت، طباعت عمدہ سفید کاغذ مضبوط جلد بڑے سائز کے ڈھائی سو صفحات قیمت صرف ۸ روپے

محصول ڈاک معاف

محمد حنیف یزدانی قصوری چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ خداوند تعالیٰ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ

اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

ترجمہ

نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باپ
کسی ایک مرد کے تم میں سے پر بھیجے ہوئے
ہیں خدا تعالیٰ کے اور سب پیغمبروں کے تمام کرنے
والے ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور ہے
خدا تعالیٰ سب چیزوں سے خبردار۔

از شاہ عبدالقادر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سیکون فی امتی ثلثون کذابون

یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین

لانبی بعدی (بخاری مسلم ترمذی جلد دوم

صفحہ ۴۵ ابوداؤد مسند احمد مشکوٰۃ شریف جلد دوم

صفحہ ۴۶۵)

میری امت میں تیس جھوٹے آدمی پیدا ہوں گے جو

اپنے آپ کو نبی سمجھیں گے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں

میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زندہ ہے فقط وحدتِ افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد

(اقبالؒ)

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز

اقبالؒ

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرس

(۱) عرض مؤلف
(۲) سلسلہ رشد و ہدایت
(۳) العلماء ورثۃ الانبیاء
(۴) سنت قدیم
(۵) حضرت مجدد شیخ احمد فاروقی رح
(۶) بدعت حسنہ کی تردید
(۷) حضرت شاہ ولی اللہ رح
(۸) حضرت شاہ اسماعیل شہید رح
(۹) علامہ اقبال رح
(۱۰) حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رح
(۱۱) مرزا غلام احمد قادیانی
(۱۲) انگریز کا پودا
(۱۳) انگریز کی حکومت اولی الامر میں داخل ہے
(۱۴) انگریزی حکومت کے لیے دعا
(۱۵) انگریز کی حمایت
(۱۶) ممانعت جہاد
(۱۷) انگریز کی حمایت میں کثیر کتابیں لکھنا
(۱۸) جنگ میں انگریز کی کامیابی کے لیے دعا
(۱۹) انگریزی حکومت ہماری محسن ہے
(۲۰) انگریز کی حکومت رحمت ہے
(۲۱) انگریز کی حکومت فضل ایزدی ہے
(۲۲) قادیانیت کی شرط انگریز کی حمایت ہے
(۲۳) مرزائے قادیانی سب سے زیادہ انگریز کے خیر خواہ ہیں
(۲۴) انگریز کی اطاعت خدائی الہام ہے
(۲۵) گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھ سچی محبت
(۲۶) انگریز کی ترقی ہماری ترقی ہے
(۲۷) انگریزی حکومت کے بدخواہ حرامی اور بدکار ہیں
(۲۸) انگریزی حکومت کے بدخواہ چور ڈاکو ہیں۔
(۲۹) مرزائے قادیان کے اخلاق
(۳۰) مجھے نہ ماننے والے حرامزادے ہیں
(۳۱) جس نے مجھے نہ مانا وہ ذلت کی موت مرا
(۳۲) جو ہماری فتح کا قائل نہیں وہ حلال زادہ نہیں
(۳۳) میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں
(۳۴) مرزا صاحب کے دعاوی
(۳۵) میں مسیح موعود ہوں
(۳۶) عیسیٰ بن مریم سے بہتر مرزا غلام احمد ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳۷) مرزائے قادیان کا تخت سب سے اوپر ہے۔
(۳۸) خدا کے عظیم نشان میرے اوپر اترے ہیں۔
(۳۹) خداوند تعالیٰ نے مرزائے قادیان کے لیے آسمان پیدا کیے۔
(۴۰) مرزائے قادیانی کن فیکون کا مالک ہے۔
(۴۱) مرزائے قادیان خدا کی طرح سب سے بلند ہے۔
(۴۲) مرزائے قادیان کائنات کے لیے سورج ہیں۔
(۴۳) مرزائے قادیان کا قدم سب بلندیوں سے اوپر ہے۔
(۴۴) قصرِ نبوت کی آخری اینٹ مرزائے قادیان ہے
(۴۵) مرزائے قادیان ہو بہو اللہ تعالیٰ ہے
(۴۶) میں محمد و احمد ہوں
(۴۷) مرزائے قادیان آدم و نوح و ابراہیم و اسحاق ہیں
(۴۸) مرزائے قادیان بروزی طور پر محمد ہیں
(۴۹) مرزائے قادیان کا انکار کرنے والا آسمان پر قابل مواخذہ ہے
(۵۰) مرزائے قادیان کو نہ ماننے والا جہنمی ہے
(۵۱) مرزائے قادیان کا انکار کرنے والا کافر ہے
(۵۲) قادیان میں حضرت محمد اترے
(۵۳) محمد جس نے دیکھنے ہوں وہ مرزائے قادیان کو دیکھ لے۔
(۵۴) مرزائے قادیان ہی محمد و احمد ہیں
(۵۵) علماءِ حق
(۵۶) علمائے حق کے لیے مشکلات
(۵۷) علماءِ حق کی پامردی
(۵۸) علماءِ حق کی قربانیاں
(۵۹) انگریز کی چال
(۶۰) انگریز کی مذہب اسلام میں مداخلت
(۶۱) فتنۂ عظیم
(۶۲) علماءِ اہلِ حدیث
(۶۳) شیخ الکل سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کا فتویٰ
(۶۴) حضرت شیخ الکل کی خدمات جلیلہ
(۶۵) مرزائے قادیان کا چیلنج مناظرہ
(۶۶) مولانا محمد بشیر صاحب کا چیلنج مناظرہ منظور کرنا
(۶۷) حیات و وفات مسیح پر تحریری بات چیت
(۶۸) مرزائے قادیان کا فرار
(۶۹) قاضی محمد سلیمان منصورپوری کا انذار اور الہام کا جواب مرزا کی زندگی میں دینا اور مرزا صاحب کا جواب سے عاجز آنا
(۷۰) حدیث پاک کی روشنی میں قاضی صاحب کی پیشگوئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۷۱) قاضی صاحب کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی

(۷۲) مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی رح

(۷۳) مرزائیت کی تردید

(۷۴) مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

(۷۵) حیات مسیح کے موضوع پر مرزائے قادیان کی زندگی میں شہادۃ القرآن لکھنا

(۷۶) مرزا صاحب شہادۃ القرآن کا جواب نہ لکھ سکے

(۷۷) علماء دیوبند کا شہادۃ القرآن کو پسند کرنا اور اپنے شاگردوں کو اس کی رغبت کرنا

(۷۸) حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری کا اس کتاب کو حرف بحرف من کر چھپوانے کا حکم فرمانا

(۷۹) شہادۃ القرآن پر حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ والوں کی تقریظ و تصدیق

(۸۰) حضرت پیر صاحب کا مولانا محمد ابراہیم صاحب کے حق میں دعا فرمانا۔

(۸۱) مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی طرف سے مرزائے قادیان کے نام کھلا اشتہار

(۸۲) مرزائے قادیان کا اس اشتہار کا جواب نہ دینا

(۸۳) مولانا سیالکوٹی کی تصانیف رد قادیانیت میں

(۸۴) مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری

(۸۵) چودھویں صدی کا کفر سوز مجاہد

(۸۶) شیر کی آمد

(۸۷) مولانا ثناء اللہ رح کی پیدائش

(۸۸) آپ کے آباؤ اجداد

(۸۹) حضرت ثناء اللہ کا تعلیمی دور

(۹۰) جملہ علوم و فنون میں مہارت تامہ

(۹۱) ہر مکتب فکر کے علماء و مشائخ کا آپ کی تعریف کرنا

(۹۲) مولانا احمد علی صاحب لاہوری کا فرمان

(۹۳) فنی مناظرہ میں پورے ہندوستان میں آپ کی نظیر نہیں۔

(۹۴) شیعہ عالم جناب علی حائری کا آپ کی تعریف کرنا

(۹۵) حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ والوں کا آپ کی تفسیر پر تقریظ کرنا۔

(۹۶) حضرت پیر صاحب کا حضرت ثناء اللہ کو اپنا دوست فرمانا۔

(۹۷) حضرت پیر صاحب کا آپ کے لیے دعا فرمانا

(۹۸) حضرت ثناء اللہ کا رسوائے زمانہ کتاب رنگیلا رسول کا جواب مقدس رسول لکھنا

(۹۹) مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی کا مقدس رسول کو پسند فرمانا

(۱۰۰) مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی کا آپ کی تعریف کرنا

(۱۰۱) خواجہ حسن نظامی کا آپ کی تعریف کرنا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱۰۲) مولانا عبدالماجد صاحب کا حضرت ثناء اللہ کی تعریف کرنا۔

(۱۰۳) مفتی کفایت اللہ صاحب دیوبندی کا تعریف کرنا

(۱۰۴) مولانا احمد سعید صاحب کا حضرت ثناء اللہ کی تعریف کرنا۔

(۱۰۵) مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی فرماتے ہیں۔

(۱۰۶) مولانا ظفر علی خاں کا حضرت ثناء اللہ کی خدمات کو سراہنا۔

(۱۰۷) مولانا سید سلیمان ندوی نے آپ کی تعریف کی

(۱۰۸) مولانا غلام محمد صاحب شیخ جامعہ عباسیہ فرماتے ہیں۔

(۱۰۹) مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا حضرت ثناء اللہ کی خوبیاں بیان کرنا

(۱۱۰) نواب رامپور کا حضرت ثناء اللہ کی تعریف کرنا

(۱۱۱) مناظرہ جبل پور میں آپ کی کامیابی

(۱۱۲) مناظرہ نگینہ میں مولانا محمود الحسن دیوبندی رح کا حضرت ثناء اللہ کو منتخب کرنا۔

(۱۱۳) مولانا شرف الدین محدث دہلوی فرماتے ہیں

(۱۱۴) مولانا سید سلیمان ندوی نے فرمایا

(۱۱۵) قائد جماعت اہل حدیث ہند نے آپ کی تعریف کی۔

(۱۱۶) حضرت الامیر المرکزیہ مولانا محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں۔

(۱۱۷) مولانا عبدالرؤف صاحب جھنڈانگری فرماتے ہیں

(۱۱۸) علامہ رشید رضا مصری نے حضرت ثناء اللہ کی تعریف کی۔

(۱۱۹) کلام مولانا سید ثروت کمال ساحر

(۱۲۰) تصانیف حضرت ثناء اللہ در رد مرزائیت

(۱۲۱) مرزائے قادیان کا حضرت ثناء اللہ کے تبحر علمی کا اعتراف کرنا۔

(۱۲۲) مولانا ثناء اللہ کا قادیان جانا

(۱۲۳) حضرت ثناء اللہ کا "فاتح قادیان" خطاب پانا

(۱۲۴) مرزائیوں کے ساتھ مناظرات

(۱۲۵) مناظرہ ۱

(۱۲۶) مناظرہ ۲

(۱۲۷) مناظرہ ۳

(۱۲۸) مناظرہ ۴

(۱۲۹) مرزائے قادیان کے تناقضات

(۱۳۰) مناظرہ ۵

(۱۳۱) الہامات مرزا

(۱۳۲) مناظرہ ۶

(۱۳۳) مرزا صاحب کا دعویٰ الوہیت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱۳۴) مناظرہ ۷

(۱۳۵) مرزائے قادیان تمام انبیاء کے مظہر ہیں

(۱۳۶) مناظرہ ۸

(۱۳۷) اخلاق مرزا

(۱۳۸) مناظرہ ۹

(۱۳۹) محمدی بیگم کا نکاح

(۱۴۰) مناظرہ ۱۰

(۱۴۱) کل کائنات مرزائے قادیانی کے لیے پیدا کی گئی

(۱۴۲) مناظرہ ۱۱

(۱۴۳) مرزائے قادیان کا حضرت امام حسینؓ سے
دعویٰ افضلیت۔

(۱۴۴) مناظرہ ۱۲

(۱۴۵) قادیان مثل مکہ مکرمہ ہے۔

(۱۴۶) مناظرہ ۱۳

(۱۴۷) مرزا صاحب کا سکھوں سے تعلق

(۱۴۸) مناظرہ ۱۴

(۱۴۹) مرزائے قادیان معیار ایمان ہیں

(۱۵۰) مرزا صاحب کا انکار کفر ہے

(۱۵۱) حضرت فاتح قادیان کی مناظرانہ خصوصیات

(۱۵۲) ہفت روزہ "اہل حدیث"

(۱۵۳) پورے چالیس سال پرچہ کا جاری رہنا۔

(۱۵۴) "ردّ قادیانیت" مستقل موضوع

(۱۵۵) مرزائے قادیان کا اعلان

(۱۵۶) حضرت ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ

(۱۵۷) جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے

(۱۵۸) چنانچہ مرزا صاحب پورا ایک سال ایک ماہ
۱۲ دن بعد دنیا سے چل بسے

(۱۵۹) مناظرہ لدھیانہ

(۱۶۰) حضرت فاتح قادیان کا انعام پانا

(۱۶۱) مرزائے قادیان کے بعد حضرت ثناء اللہ کا
چالیس سال تک زندہ رہنا۔

(۱۶۲) حضرت ثناء اللہ کا انتقال پُرملال

(۱۶۳) نصف صدی سے زائد عرصہ تک دین حق
کی خدمت کرنا۔

(۱۶۴) شعرا [illegible] مرثیے کہے

(۱۶۵) مولانا نور حسین گھرجاکھی کا مرثیہ

(۱۶۶) حضرت مولانا ثناء اللہ کا رنگایا ہوا پودا

(۱۶۷) مولانا عبداللہ معمار رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶۸) فاضل مرزائیت کا خطاب پانا

(۱۶۹) محمدیہ پاکٹ بک

(۱۷۰) مولانا عبداللہ معمار کا انتقال پرملال

(۱۷۱) مولانا عبد محمد شریف گھڑیالوی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱۷۲) خلیفہ محمود کو چیلنج مباہلہ

(۱۷۳) مولانا عبدالرحیم صاحب لکھو والے

(۱۷۴) ضلع فیروزپور میں رد مرزائیت پر کام

(۱۷۵) حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی

(۱۷۶) اسلام اور مرزائیت

(۱۷۷) حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی

(۱۷۸) ختم نبوت

(۱۷۹) شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ

(۱۸۰) علم حدیث میں مہارت تامہ

(۱۸۱) معلوماتی مضمون

(۱۸۲) مرزا غلام احمد صاحب معمولی اخلاق کی روشنی میں

(۱۸۳) مرزا صاحب اور عام انسانی شرافت

(۱۸۴) مرزائیت کو سمجھنے کے لیے حضرت الامیر کا مضمون ہی کافی ہے۔

(۱۸۵) مولانا محمد حنیف صاحب ندوی

(۱۸۶) مرزائیت نئے زاویوں سے

(۱۸۷) رئیس المناظرین مولانا حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی

(۱۸۸) محقق مرزائیت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب کمیرپوری

(۱۸۹) مرزائے قادیان کے دس جھوٹ

(۱۹۰) مرزائی جواب نہ دے سکے۔

(۱۹۱) فسانہ قادیان

(۱۹۲) حضرت الامیر المرکزیہ مولانا محمد اسماعیل صاحب کا فسانۂ قادیان پر مقدمہ لکھنا۔

(۱۹۳) مرزائی مبلغین کے پانچ اصول

(۱۹۴) مسلمانوں کو آپس میں لڑاتے رہو

(۱۹۵) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل صاحب کا بہترین تبصرہ

(۱۹۶) مختلف مکتب فکر کے لوگوں کو آپس میں لڑانے والے ملک کے دشمن ہیں۔

(۱۹۷) بشیر و نذیر مبلغین و داعیین

(۱۹۸) ملک کی سالمیت کے لیے دعا

(۱۹۹) علماء اہل حدیث مرزائیوں کے لیے دعا

اور اختتام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

حمد و سپاس اس خدائے یکتا و یگانہ کے لیے ہے جو اپنی حکمت اور مشیت کے تحت اپنے بندگان سے دین محکم کی استواری کے لیے خدمت لے لیتا ہے اور اپنے اتقائے خاص سے نواز کر مطلوبہ مقاصد کی تکمیل پر مامور کر دیتا ہے۔ نیز ادوار ناشائستہ کی دستبرد سے دینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حفظ و بقا کا کام سرانجام فرماتا رہتا ہے اسی طرح وہ اپنے تدبر کامل سے اپنے ناچیز اور حقیر انسانوں سے ان ضروریات کا انتظام کرا لیتا ہے جن کا معدوم ہونا نوعِ انسانی کے لیے نقصانِ عظیم کا باعث ہو سکتا ہو۔ بعد ازاں درود و سلام ہو اس نبی برحق پر جس کے ارشاد حقیقت آگیں اور نوائے وحدت سرِشت سے ہمیں دین کا فہم حاصل ہوا۔

اما بعد!

اس احقر العباد طالب الرشاد کی یہ دیرینہ آرزو تھی کہ "مرزائے قادیان اور علمائے اہل حدیث" کے موضوع پر ایک رسالہ ہدایت مقالہ لکھا جائے۔ یہ پاکیزہ خواہش میرے دل میں اس طرح پیدا ہوئی کہ ایک دفعہ میں محترم مولانا ابو یحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی ثم سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ ان دنوں مرحوم مولانا صاحب کی طرف سے جماعت کے ہفت روزہ "الاعتصام" میں ایک اشتہار چھپا تھا کہ "میں نے مرزائے قادیان اور علماء اہل حدیث" کے موضوع پر ایک رسالہ لکھنا ہے۔ اس لیے جماعت کے جس بزرگ ادنیٰ و اعلیٰ کے پاس اس سلسلہ کی کوئی تحریری یا زبانی یادداشت ہے۔ وہ ان سے بھجوا کا شکر گزار ہے تو مولانا مرحوم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو معدوم پایا۔ دریافت کیا کہ حضرت! کیا بات ہے۔ فرمانے لگے کہ اس مضمون کا اشتہار دیا تھا لیکن خاطر خواہ مواد نہیں ملا۔ ان دنوں میں دار العلوم غزنویہ المعروف دار العلوم تقویت الاسلام شیش محل روڈ لاہور زیر سرپرستی محترم مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ میں طالب علمی کی زندگی بسر کر رہا تھا لیکن یہ بات میرے دل و دماغ پر چھا گئی۔ کہ اس "فتنہ عظیم" کے مقابلہ پر علماء اہل حدیث نے جس طرح قلمی و لسانی جہاد کیا اور خدائے ذوالجلال والاکرام نے ان بزرگوں کو جس طرح کامیاب کیا ان تمام واقعات کو قلمبند کروں گا۔ سو الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ آج خدائے واحد و یکتا نے مجھے اس کام میں کامیاب فرمایا اور "مرزائے قادیان اور علماء اہل حدیث" جیسا معلوماتی رسالہ ہدیہ ناظرین کر رہا ہوں ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشند خدائے بخشندہ

پیارے ناظرین!

یہ انعام و اکرام اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف اور صرف علماء اہل حدیث ہی کو حاصل ہے کہ انہوں نے مرزائے قادیان کی زندگی میں ہی ان کے دعاوی کا ابطال اور ان کی کتابوں کا جواب لکھا شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی فاضل بے نظیر، مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی محبت رسول مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوری مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی بالخصوص مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے آمین۔ ان سب بزرگوں نے مرزا صاحب کی کتابوں کے مدلل جوابات تحریر فرمائے چنانچہ آپ اگلے صفحات میں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں گے۔ آخر الذکر بزرگ مولانا ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مرزا صاحب نے لکھا کہ "میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ جھوٹے کو سچے کی زندگی میں ہلاک کر دے

کیونکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے چنانچہ مرزا صاحب ایک سال بعد ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل اس دارِ فانی سے رخصت فرما گئے۔ اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ مرزا صاحب کے بعد پورے چالیس سال زندہ رہے اور دینی، اسلامی، مذہبی، ملکی، وطنی، سیاسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اور ۱۹۴۸ء ۱۵ مارچ مطابق ۱۳۶۷ھ بروز پیر بوقت صبح انتقال فرما گئے اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس عطا فرماتے۔ آمین

بزرگانِ دیوبند کی خدمات کا سلسلہ بعد میں شروع ہوتا ہے لیکن بریلوی حضرات کی خدمات اس سلسلہ میں صفر کے برابر ہیں۔ حالانکہ بریلوی جماعت کے اعلیٰ حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیح موعود و امام مہدی دونوں کا زمانہ ایک ہے۔ جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب کا انتقال ۱۳۴۰ھ میں ہوا اور مرزا صاحب ۱۳۲۶ھ میں رخصت ہوئے اور یہ دونوں صاحبان ہم زمانہ ہونے کے ساتھ ساتھ تقریباً ہم عمر بھی تھے لیکن جناب مولوی صاحب بریلوی نے انگریز کے خود کاشتہ پودا کی تردید و تکذیب میں ایک بھی کتاب نہ لکھی جب کہ مرزا صاحب کی تردید کرنے والے بزرگوں کے خلاف بے شمار کتابیں لکھ دیں اور ان کے متعلق کفر کا فتویٰ بڑی تند و مد کے ساتھ شائع فرمایا ؎

زاہدِ تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے کہ مسلمان ہوں میں

پیارے ناظرین!

اب آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ ایک طرف انگریز کا خود کاشتہ پودا مدعی مسیح موعود و امام مہدی قرآن مجید کی بیشتر آیات کا مفہوم و مطلب تبدیل کرنے والا مرزا صاحب قادیانی اور دوسری طرف علماء اسلام کا ایک مقدس پاکباز گروہ ان کے دعاوی کی تردید اور ان کی تمام کتابوں کا مدلل جواب دینے والے علماء حق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اور دونوں فریقین کے درمیان اعلیٰحضرت جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی

www.KitaboSunnat.com

یہ صاحب مرزا صاحب کی تحریف فی القرآن ثابت کرنے کی بجائے مرزا صاحب کے مدمقابل علماء کو کافر کافر کہہ کے مشہور کر رہے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں سینکڑوں کی تعداد میں کتابیں لکھ کر اس اسلامی محاذ کو کمزور کر رہے ہیں ؎

ہم جو عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تردید میں جناب اعلیٰ حضرت خاں صاحب بریلوی الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ لکھتے ہیں اور مرزا صاحب بھی ان کو اور ان کی جماعت کو چورڈاکو فرما رہے ہیں۔

۱۳۱۲ھ میں جناب اعلیٰ حضرت تمام علماء اہل حدیث کے استاذ حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین شیخ الکل ناشر اہلحدیث مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ایک کتاب تالیف فرماتے ہیں بنام "حجۃ الحسین علی نذیر حسین" اور مرزائے قادیان بھی ان کو غلیظ گالیاں دیتے ہیں۔ جناب اعلیٰ حضرت نے جو کوثر و سلسبیل سے دھلی ہوئی زبان مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق استعمال فرمائی ہے۔ آپ اس کو پڑھیں۔ فرماتے ہیں ہمارے زمانے کے امام لامذہبیاں مجتہد غیر مقلداں مخترع طرز نوی بندع آزادروی میاں نذیر حسین صاحب دہلوی (حجۃ الحسین علی نذیر حسین ص مطبع بریلی)

ایسے ہی علماء اہل حدیث کی تردید میں جو مختلف اوقات میں کتابیں اعلیٰ حضرت نے تالیف فرمائیں ان کی فہرست مع سنین ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

۱۔ منیر العین ۱۳۱۳ھ میں یہ کتاب تالیف فرمائی۔ اس کے ٹائیٹل پر یہ الفاظ درج ہیں۔

خیالات نجدیہ قدیم و خیالات وہابیہ جدید دہلی و گنگوہ و غیرھم کا روشن ابطال

۲۔ الیاقوتۃ الواسطہ ۱۳۰۹ھ میں یہ رسالہ تالیف فرمایا۔ اس رسالہ کے سرورق پر یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اقوال دنیا و دین پر روشن بر ... وہابیہ ... کے ابطال میں رکات ... ہیں یہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک فتویٰ۔

۳۔ الحرف الحسن ۱۳۰۸ھ میں یہ رسالہ تصنیف فرمایا۔

۴۔ بدر الانوار ۱۳۲۶ھ میں یہ رسالہ تالیف فرمایا اور اسی سال مرزا صاحب کا انتقال ہوا۔

۵۔ الجبۃ الفائحہ ۱۳۰۷ھ میں یہ رسالہ تالیف فرمایا۔

۶۔ خیبب المنیر ۱۳۲۰ھ میں یہ رسالہ تالیف فرمایا۔

پیارے ناظرین: یہ بہت مختصر سی فہرست ہے ورنہ جناب اعلیٰ حضرت نے دو ڈھائی سو کے قریب رسائل علماء اہل حدیث و علماء دیوبند کی تردید و تکفیر میں قلمبند فرمائے ہیں ؎

تری اڑی اڑی سی رنگت ترے کھلے کھلے سے گیسو

تیری صبح کہہ رہی ہے تیری رات کا فسانہ

میرے بزرگو اور دوستو! آپ خدارا انصاف کریں۔ کہ جو شخص مرزا صاحب کے مقابل تمام علماء حق کو کافر کافر کہہ کر بدنام کر رہا ہے اور ان کے خلاف دھڑا دھڑ کتابیں لکھ رہا ہے اور مرزا صاحب کے دعاوی کا ابطال اور اس کے دلائل کی تردید نہیں کرتا۔ اس شخص کے متعلق آپ کیا کہیں گے

www.KitaboSunnat.com

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

ہم بڑے ادب کے ساتھ تمام علماؤ مشائخ بریلویہ کی خدمت عالیہ میں سوال کرتے ہیں کہ کیا بریلوی جماعت کے اعلیٰ حضرت جناب مولوی احمد رضا خان صاحب نے کوئی کتاب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی کی تردید اور دلائل کے ابطال میں لکھی ہے؟ اگر لکھی ہے تو ہمیں بھی اس کی زیارت کرائی جائے اور اگر نہیں لکھی تو بات بالکل ظاہر ہے کہ جناب مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کا کس گروہ سے تعلق ہے اور وہ کن لوگوں کی سرپرستی میں علماء حق پر کفر کی مشینیں چلاتے رہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار اُن سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

وَادْعُوا شُهَدَآءَكُم مِّن دُونِ اللّٰهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں

جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

ناظرین باتمکین! بات یہیں ہی ختم نہیں ہوجاتی کہ جناب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے انگریز کے مخالف علماء حق کو گالیاں دی ہیں۔ بلکہ اکابرین امت مجاہدین اسلام ائمہ دین اور مجتہدین اہل سنت بھی ان کی فتویٰ بازی سے نہ بچ سکے۔ بالخصوص حضرت شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ آیت من آیات اللہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ استاذ الہند شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ۔ ان چار بزرگوں کا جہاں کہیں بھی نام آیا ہے۔ جناب اعلیحضرت نے ان کو رحمۃ اللہ علیہ نہیں لکھا۔ یہ نہیں کہ ایک دو دفعہ رہ گیا بلکہ ہر بار ہمیشہ ایسا ہی ہوا ہے۔ یہ بزرگ مولوی احمد رضا خاں صاحب کی سخاوت قلمی سے محروم رہے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی جناب اعلیحضرت اس طرح لکھتے ہیں۔

"امام الطائفہ (یعنی حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ) کے نیا دادا تکمنا دادا!

بیعۃ پردادا جناب شاہ ولی اللہ صاحب۔ الیا قوتۃ الواسطہ ص ۵ مطبع بریلی

ان بزرگوں کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ تو کجا رحمہ تک نہیں لکھا۔

مولوی محمد عمر صاحب اچھروی لاہوری نے بھی خاندان ولی اللہی کو مقیاس حنفیت میں بہت برا بھلا کہا ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مجدد مائۃ حاضرہ جناب مولوی احمد رضا خان صاحب نے بہت برا بھلا کہا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ لکھتے ہیں۔ "تمام خاندان دہلی (مصنف تقویتہ الایمان اور ان کے آباء واجداد) کے آقائے نعمت، خداوند دولت، مرجع و منتہی و مفزع و ملجا و سید و مولی جناب شیخ مجدد صاحب"۔ الکوکبہ الشہابیہ ص ۱۴۔ ۵۳۔ ۵۵۔ ایسے ہی اپنے رسالہ الیاقوتہ الواسطہ کے ص ۱۴ پر لکھتے ہیں۔ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اسم گرامی کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ بھی نہیں لکھا۔ دیکھیے رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ ص۱۲ سطر ۴۔ جناب شیخ مجدد نے فرمایا ص۲۲ سطر ۹۔ جناب مجدد صاحب ص ۲۴ سطر ۱۵۔ جناب شیخ مجدد ص ۲۲ سطر ۱۶۔ مکتوبات جناب موصوف ص ۵۴ جناب شیخ مجدد صاحب ص ۳۶ نیز بحث کفریہ ۲۸ - ۲۹ اشارہ بسوئے خاندان دہلی) ان سب کے پیر سلسلہ جناب شیخ مجدد صاحب کی تصنیفات و تحریرات میں اہلی گہلی پھر رہی ہیں۔

پیارے ناظرین! دیکھ لیا آپ نے جناب اعلیٰ حضرت کی قلم سے کس طرح بزرگان دین کا ایک مقدس گروہ زخمی ہوا۔ خدا جانے بریلوی حضرات کس طرح کہتے ہیں کہ تمام بزرگ ہمارے ہیں حالانکہ مولوی احمد رضا خان صاحب ان کو "وہابیوں" کا امام و پیشوا قرار دے رہے ہیں۔ ہمیں اس بات کی انتہائی خوشی ہے کہ یہ تمام بزرگ ہمارے ہیں۔ یہ بریلوی حضرات کس منہ سے کہتے ہیں کہ "وہابی" بزرگوں کے بے ادب ہیں حالانکہ جس شخص نے بے ادبی کی ہے اور رحمۃ اللہ علیہ تک نہیں لکھا وہ اب آپ کے سامنے ہے۔ آپ خود فیصلہ فرمالیں۔

میرے بزرگو اور دوستو! حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی تو یہ شان ہے۔ کہ جب اقتدار پرست بادشاہوں، ماحول پرست مولویوں، جہالت پرست پیروں نے ایک ایک سنت پر بدعت حسنہ کے ہزاروں خوشنما غلاف چڑھا رکھے تھے اس وقت خالق السموات والارض نے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو دین اکبر کا جواب بنا کر مبعوث فرمایا۔ ان کے متعلق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

ہے اس کے نفس گرم سے گرمیٔ احرار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبردار

جس شخص کو جناب اعلیٰ حضرت کی کتابوں پر عبور ہے اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ جب کسی پر خوش ہو جاتے ہیں تو القابات کی وہ سخاوت ہوتی ہے کہ الامان والحفیظ چنانچہ اپنے والد بزرگوار مولوی نقی علی خاں صاحب کے متعلق لکھتے ہیں :

ہاں ہاں بہ کفش برداری خدام درگاہ فضائل پناہ اعلیحضرت عظیم البرکت اعلم العلماء الربانیین افضل الفضلاء الحقانیین حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ بقیۃ السلف المصلحین حجۃ الخلف المفلحین آیت من آیات رب العالمین معجزۃ من معجزات سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم اجمعین ذی التصنیفات الرائقہ والتحقیقات الفائقہ والتدقیقات الشائقہ تاج المحققین سراج المدققین اکمل الفقہاء المحدثین حضرت سیدنا الوالد الماجد الامجد الطیب الاطائب مولانا مولوی محمد نقی علی خاں صاحب محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی قدس اللہ سرہ وعمم برہ وتمم نورہ واعظم اجرہ واکرم نزلہ وانعم منزلہ ولاحرمنا سعدہ ولم یفتنا بعدہ کا ہے۔ حجۃ المبین ص ۹

پیارے ناظرین : یہ ہیں قلمی سخاوتیں اپنے گھر والوں کے لیے بریلوی جماعت کے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رفیع المرتبت امام اہل سنت حضور پر نور صاحب تصنیفات قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ مولانا المولوی الحاج الشاہ احمد رضا خاں صاحب کی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس لیے محروم رہے کہ ان بزرگوں نے شرک و بدعت اور اہل بدعت کی خوب تردید کی ہے پہلے مجھے مولوی احمد رضا خان صاحب سے عقیدت تھی لیکن جب میں نے ان کی اس قسم کی عبارتیں دیکھیں تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

التماس:

قارئین و ناظرین سے التماس ہے کہ اگر کوئی سقم دیکھیں تو اطلاع دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی جا سکے۔

سبحان ربك رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین

والحمد للہ رب العالمین

محمد حنیف یزدانی قصوری

خطیب اہل حدیث بیچہ وطنی

۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۷ھ

۲۰ر اگست ۱۹۶۷ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ نے جب اپنی خاکی مخلوق کو زمین پر آباد کیا تو اس کی رشد وہدایت کے لیے انہی میں سے برگزیدہ شخصیتوں کے سر پر نبوت و رسالت کا تاج رکھا چنانچہ سلسلہ نبوت و رسالت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر سردارِ دو جہاں شفیع عاصیاں نبی آخر زمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوا۔ ان ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں صاحب کتاب و صاحب شریعت پیغمبر چند ہی ہوئے ہیں سب سے آخری کتاب اور سب سے آخری شریعت سب سے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ آپ کی ذات بابرکات ستودہ صفات پر دین حنیف مکمل کر دیا گیا۔ اب آپ کے بعد کسی کتاب کسی شریعت اور کسی نبی کی ضرورت باقی نہ رہی

سلسلہ رشد و ہدایت

چونکہ سلسلہ رشد و ہدایت تا قیامت جاری رہنا تھا اس لیے یہ مقدس فریضہ متبعین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی علماء اسلام کے ذمہ لگایا گیا۔

العلماء ورثۃ الانبیاء

چنانچہ حدیث شریف میں ہے العلماء ورثۃ الانبیاء علماء ربانی حقانی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علم نبوت و شریعت کے وارث ہیں۔ چنانچہ اس مژدہ جانفزا کے بعد علماء ربانی کا سلسلہ امت محمدیہ میں جاری ہوا اور تا قیامت جاری رہے۔ انبیاء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرام علیہم السلام کا کام توحید و رسالت کا پرچار تھا، علماء ربانی کے حصہ میں بھی یہی مقدس فریضہ آیا جیسا کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت دنیا میں کوئی جابر ظالم بے دین راہ حق سے برگشتہ جماعت و فرد کا وجود نامسعود موجود ہوتا تھا۔ اور پیغمبر کی بعثت کا مقصد اولین اس سرکش یا باغی، نافرمان کی اصلاح و مقابلہ ہوتا تھا ایسے ہی علماء ربانی کے دور میں بھی ناپاک لوگوں کا وجود موجود ہوتا ہے۔

سنت قدیم

اور خداوند تعالیٰ اس ناپاک اور سرکش انسان کی ہدایت، رہنمائی، اصلاح اور مقابلہ کے لیے اپنی سنت قدیم کے مطابق ایک داعی الی الحق کو پیدا فرماتے ہیں۔ وہ پیدا ہونے والا نبی، رسول تو نہیں ہوتا لیکن متبع رسول ضرور ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی نصرت و تائید اسی طرح فرماتے ہیں جیسا کہ اپنے پیارے پیغمبر کی نصرت و تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ سرور کائنات، فخر موجودات، جامع الصفات، مجمع حسنات حضرت محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، ائمہ محدثین، ائمہ مجددین اور بزرگان دین یکے بعد دیگرے دین حق کی حمایت کے لیے پیدا ہوتے رہے اور دین ھُدیٰ میں جو بدعات و رسومات، خرافات اور لغویات کے خس و خاشاک مل جاتے ان کو اپنے علم و عمل کے ساتھ دور کرتے رہے اور بالکل سادہ و خالص دین لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہے۔

حضرت مجدد و شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے متحدہ ہندوستان میں جب بدفطرت لوگوں نے "دین الٰہی" کی بنیاد رکھی تو خداوند تعالےٰ اس کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا فرماتے ہیں آپ نے جس شدومد جوش و ولولہ ہمت و عزیمت حسنہ کی ترویج

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وکوشش اور ڈنکے کی چوٹ بدعت حسنہ وغیرہ کی تردید فرماتی اس کی مثال ہندوستان میں آپ سے پہلے ڈھونڈے سے نہیں ملتی ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ نے اسلامی ریاست کا جو خاکہ تیار کیا تھا اس میں رنگ بھرنے کیلئے ۱۱۱۴ھ میں

حضرت شاہ ولی اللہ

رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے وقت کے فتنوں کو دبانے کے لیے تصنیف و تالیف کے ذریعہ خوب کوشش کی اور آپ اس میں کامیاب بھی ہوئے" بدعتیوں" نے آپ کی بہت مخالفت کی لیکن حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل، زہد و تقویٰ کے آگے ان کی دال نہ گلی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے احیائے سنت و اماتت بدعت کا جو پودا لگایا تھا وہ اپنے برگ و بار لایا اور خوب لایا چنانچہ ہجری ۱۱۹۳ میں خاندان ولی اللہی کے فرزند یعنی آپ کے پوتے

حضرت شاہ اسمٰعیل شہید

www.KitaboSunnat.com

دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو باتیں کتابوں میں درج کی تھیں وہ اب بر سر عام ہونے لگیں۔ اور گلی گلی، محلہ محلہ کوچہ کوچہ، بستی بستی، توحید و سنت کی تقریروں سے گونج اٹھے ؎

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملا کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور

علامہ اقبال ؒ

علامہ اقبال ؒ فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں مولوی صرف ایک ہی ہوا اور وہ شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ علم و فضل، زہد و تقویٰ میں کامل ہونے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ساتھ فن سپہ گری، شمشیر زنی اور نیزہ بازی میں بھی ماہر تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "احیائے سنت" کا جو مقدس پودا لگایا تھا۔ اس کی آبیاری حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خون سے کی اور بالآخر بالاکوٹ میں سکھوں کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے ہجری ۱۲۴۶ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ع

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ

انگریز اگرچہ ہندوستان میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ہی آچکا تھا لیکن کلی اقتدار ابھی اسے حاصل نہیں ہوا تھا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد وہ کلی طور پر پورے ہندوستان پر غالب آگیا اور اس نے اپنی مسند اقتدار بچھائی اپنے "اقتدار ناپائیدار" کو محفوظ کرنے کے لیے اس نے قوم مسلم میں "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" کے اصول کو اپنایا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

چنانچہ اس نے اس کام کے لیے قادیان سے مرزا غلام احمد قادیانی کو منتخب کیا

تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں

مرزا صاحب پہلے تو ایک معمولی آدمی تھے۔ ملازمت کے سلسلہ میں کچھ دیر سیالکوٹ رہے پڑھنے پڑھانے کا شوق شروع سے تھا۔ ان دنوں انہوں نے ایک کتاب اسلام کی حمایت میں لکھی مسلمانوں نے اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ کتاب کی اتنی مانگ کی وجہ سے مرزا صاحب کی دل میں ترقی کرنے کا شوق چرایا تو سب سے پہلے انہوں نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اس کے بعد مہدی بنے پھر مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی نبوت ہونے کے باوجود ایک اسلام دشمن کافر قوم (انگریز) کی حکومت ہمیشہ قائم رہنے کی دعا کرتے رہے اور اپنے مریدوں کو اس حکومت کی حمایت کرنے کی تلقین کرتے رہے اور اس کافر قوم کی حکومت کو خدا کا سایہ کہتے رہے آخر ایسا کیوں نہ کرتے جب کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انگریز کا خود کاشتہ پودا

مرزا صاحب انگریز کا اپنا لگایا ہوا پودا تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں

انگریز کی حکومت اولی الامر میں داخل ہے

"میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزی حکومت کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں" کتاب ضرورۃ الامام صہ ۲۳

انگریزی حکومت کے لیے دعا

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں

"میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح کر سکتا ہوں نہ مدینہ میں۔ نہ روم میں نہ شام میں۔ نہ ایران میں نہ کابل میں۔ مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لیے دعا کرتا ہوں"۔

تبلیغ رسالت جلد ۷ ص ۶۹

انگریز کی حمایت

"میری عمر کا اکثر حصہ سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے"۔

ممانعت جہاد

اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ

انگریز کی حمایت میں کثیر کتابیں لکھنا

اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں

(تریاق القلوب ص ۱۵ مصنفہ مرزا صاحب)

جنگ میں انگریز کی کامیابی کے لیے دعا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام فرماتے ہیں

ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیئے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو۔

انگریزی حکومت ہماری محسن ہے

کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں

(ازالہ اوہام ص ۵۰۸)

جب ترکوں کی اسلامی حکومت بغداد سے اٹھی اور انگریزی حکومت غالب آئی تو قادیانی اخبار میں مندرجہ ذیل نوٹ نکلا:

"میں اپنے احمدی بھائیوں کو جو ہر بات میں غور اور فکر کرنے کے عادی ہیں ایک مژدہ سناتا ہوں کہ بصرہ و بغداد کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے ہماری محسن گورنمنٹ کے لیے فتوحات کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اس سے ہم احمدیوں کو معمولی خوشی حاصل نہیں ہوئی بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں برسوں کی خوشخبریاں جو الہامی کتابوں میں چھپی ہوئی ہیں۔ آج ۱۳۳۵ھ میں وہ ظاہر ہو کر ہمارے سامنے آگئیں"

www.KitaboSunnat.com

(اخبار الفضل مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۱۷ء ص ۳، ۴)

اس سے زیادہ وضاحت درج ذیل بیان میں ہے۔

انگریز کی حکومت رحمت ہے

سنو! انگریز کی سلطنت تمہارے لیے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لیے ایک برکت ہے۔ اور اس خدا کی طرف سے وہ سپر ہے پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو اور ہمارے مخالف جو مسلمان ہیں ہزارہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں۔ سچے احمدی بدون کسی خوشامد اور چاپلوسی کے دل سے یقین کرتے ہیں۔

انگریز کی حکومت فضل ایزدی ہے

برٹش گورنمنٹ ان کے لیے فضل ایزدی اور سایہ رحمت ہے اور اس کی ہستی کو وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنی ہستی خیال کرتے ہیں (الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۱۴ء)

شہزادہ ویلز ۱۹۳۲ء میں جب ہندوستان آئے تو مرزائیوں کے بیٹے میاں محمود خلیفہ ثانی نے ان کو ایک کتاب تحفہ کے طور پر پیش کی جس کا نام ہے "تحفہ شہزادہ ویلز" اس میں سے ایک دو فقرے ہم نمونتہً دکھاتے ہیں خلیفہ صاحب شہزادہ موصوف کو مخاطب کر کے کہتے ہیں:-

مرزائے قادیان سب سے زیادہ انگریز کے خیر خواہ ہیں

"اے شہزادہ مکرم! یہ تحفہ اس جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں پیش ہوا ہے جس نے تیس سال سے زیادہ عرصہ تک آپ کی دادی آنجہانی علیا حضرت ملکہ وکٹوریہ اور ان کے بعد آپ کے دادا ایڈورڈ ہفتم اور پھر آپ کے مکرم و معظم والد اپنے موجودہ بادشاہ کی وفاداری اور اطاعت میں اپنوں اور بیگانوں سے گوناگوں تکلیفات اٹھائی ہے۔ اس کے بدلہ میں وہ حکومت سے کبھی کسی صلہ کی طالب نہیں ہوئی۔ اس جماعت کا شروع سے یہ دستور العمل رہا ہے اور اس کے بانی نے یہ شرط رکھی تھی کہ حکومت کی پوری فرمانبرداری کی جائے۔" (کتاب تحفہ شہزادہ ویلز ص ۴۰۵)

یعنی خلیفہ محمود صاحب اپنی زبان سے اقرار کر رہے ہیں۔ ہ

دشمن کے طنز، دوست کے پند آسمان کے جور
کیا کیا مصیبتیں نہ سہیں تیرے واسطے

بلکہ اس گورنمنٹ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو نہ ہمارا مکہ میں گذارا ہو سکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے خلاف کوئی خیال اپنے دل میں رکھیں (ملفوظات احمدیہ جلد اول ص ۱۴۶)

میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجے کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجے پہنچا دیا ہے (۱) اول والد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مرحوم کے اثر نے (۲) اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے۔

انگریز کی اطاعت خدائی الہام ہے

(۳) تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے تریاق القلوب مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء ضمیمہ نمبر ۳ حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست ص ۳۰۹)

گورنمنٹ انگلیشیہ کے ساتھ سچی محبت

میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام پر مشغول ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلیشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیر دوں۔

"شہادۃ القرآن" مطبوعہ پنجاب پریس سیالکوٹ طبع ششم کا ضمیمہ جس کا عنوان ہے "گورنمنٹ کی توجہ کے لائق" صفحہ ۱۰

انگریز کی ترقی ہماری ترقی ہے

مرزا صاحب کے صاحبزادہ خلیفہ محمود صاحب فرماتے ہیں۔

سلسلہ احمدیہ کا گورنمنٹ برطانیہ سے جو تعلق ہے وہ باقی تمام جماعتوں سے نرالا ہے۔ ہمارے حالات ہی اس قسم کے ہیں کہ گورنمنٹ اور ہمارے فوائد ایک ہو گئے ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ کی ترقی کے ساتھ ہمیں بھی آگے قدم بڑھانے کا موقع ملتا ہے اور اس کو خدا نخواستہ اگر کوئی نقصان پہنچے تو صدمے سے ہم بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔

(خلیفہ قادیان کا اعلان مندرجہ اخبار الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۱۸ء)

انگریزی حکومت کے بدخواہ حرامی اور بدکار ہیں

جن بزرگوں نے انگریز کے خلاف علم جہاد بلند کیا ان کے متعلق مرزا صاحب کا ارشاد سنیے

"اس سے انگریزی حکومت نے جہاد کیا۔ سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ (اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن)

انگریزی حکومت کے بدخواہ چور ڈاکو ہیں۔

۱۸۵۷ء کے انقلاب کا ذکر فرما کر مرزا صاحب فرماتے ہیں۔" ان لوگوں نے چوروں قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔"

(ازالہ اوہام ص ۷۲۳)

ناظرین با تمکین: آپ نے سلطنت برطانیہ کی حمایت میں مرزا صاحب کی خوشامد اور چاپلوسی کا مطالعہ تو فرمالیا۔ اب ہم آپ کو مرزا صاحب کے "اخلاق حسنہ" کا نمونہ پیش کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے مخالفوں کے متعلق کیسی عمدہ کوثر سے دھلی ہوئی زبان استعمال کی ہے۔

مرزائے قادیان کے اخلاق

چنانچہ فرماتے ہیں۔

مجھے نہ ماننے والے حرامزادے ہیں۔

كُلُّ مُسْلِمٍ يَقْبَلُنِي وَيُصَدِّقُ دَعْوَتِي اِلَّا ذُرِّيَّةُ الْبَغَايَا

یعنی سب مسلمان مجھے قبول کرتے اور میری دعوت کو مانتے ہیں مگر زانیہ عورتوں کی اولاد یعنی حرامزادے نہیں مانتے (آئینہ کمالات ص ۵۴۷)

مولوی سعد اللہ صاحب لدھیانوی نومسلم جنہوں نے تمام گھر بار برادری چھوڑ کر اسلام قبول کر کے علم دین حاصل کیا اور تمام عمر توحید و سنت کے شوق اور اشاعت میں گزاری مگر مرزا صاحب کے منکر تھے مرزا صاحب اسی مذکورہ اصول کے تحت ان کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں

جس نے مجھے نہ مانا وہ ذلت کی موت مرا

اذیتنی خبثا فلست بصادق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نوٹ : مجھے تکلیف دی ہے اسے زانیہ کے بیٹے یعنی حرام زادے اگر تو ذلت سے نہ مرا تو میں جھوٹا ہوں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۰ تتمہ انجام آتھم ص ۲۸۲)

۱۸۹۵ء میں پادری آتھم کے متعلق مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری نہ ہونے پر مخالفین نے مشہور کیا تو مرزا صاحب نے ان کے حق میں "احسن خلق" کا اظہار کیا۔

جو ہماری فتح کا قائل نہیں وہ حلال زادہ نہیں

جو شخص اپنی شرارت سے بار بار کہے گا کہ پادری آتھم کے زندہ رہنے سے مرزا صاحب کی پیشگوئی غلط ہوئی اور کچھ شرم و حیا کو کام میں نہیں لائے گا اور بغیر اس کے کہ ہمارے اس فیصلہ کا انصاف کی رو سے جواب دے سکے اور زبان درازی سے باز نہیں آئے گا اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں ہے۔

(انوار الاسلام صفحہ ۳۰)

میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں

مرزا صاحب اپنے عام مخالفوں پر ناراضگی کا اظہار ان لفظوں میں فرماتے ہیں

ان العدی صاروا خنازیر الفلا

نساءھم من دونھن الاکلب

میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں

(رسالہ نجم الہدیٰ)

مرزا صاحب کے دعاوی

ناظرین باتمکین! آپ نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی نبوت کے "اخلاق حسنہ"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا مطالعہ تو فرما لیا۔ اب آپ ان کے "دعویٰ نبوت" کا اعلان بھی سن لیں۔

چنانچہ فرماتے ہیں

میں مسیح موعود ہوں

۱۔ میں مسیح موعود ہوں۔ (ازالہ اوہام ص ۱۸۵)

۲۔ اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم (ازالہ اوہام ص ۱۸۵)

عیسیٰ ابن مریم سے بہتر غلام احمد ہے

۳۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰)

خدا نے مرزا صاحب کو فرمایا

مرزائے قادیان کا تخت سب سے اوپر ہے

۴۔ آسمان سے کئی تخت اترے سب سے اونچا تخت تیرا بچھایا گیا۔

(اشتہار انعامی پانسو ص ۲۵)

مرزا صاحب فرماتے ہیں

خدا کے عظیم نشان میرے اوپر اترے ہیں

۵۔ خدا کے عظیم نشان بارش کی طرح میرے اوپر اتر رہے ہیں اور غیب کی باتیں میرے پر کھل رہی ہیں ہزار دعائیں اب تک قبول ہو چکی ہیں۔

(تریاق القلوب ص ۷)

خدا تعالیٰ نے مرزائے قادیان کے لیے آسمان پیدا کیے

۶۔ خدا نے مجھے کہا لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ (حقیقۃ الوحی صہ ۱۰۵)

مرزا صاحب کن فیکون کا مالک ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۷۔ انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون (حقیقة الوحی ص ۹۱)

یعنی اے مرزا تو کن فیکون کا مالک ہے۔

مرزائے قادیانی خدا کی طرح سب سے بلند ہے

۸۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں خدا نے مجھے کہا۔ انت اسمی الاعلیٰ (اربعین ص ۳۴)

۹۔ مرزا صاحب کا قول ہے مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔

مرزائے قادیان کائنات کے لیے سورج ہیں۔

۱۰۔ میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینے کا دھواں چھپا نہیں سکتا۔

(کتاب خطبہ الہامیہ ص ۱۹-۲۰-۲۳-۲۵)

مرزائے قادیان کا قدم سب بلندیوں سے اوپر ہے۔

۱۱۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم ہو گئی۔ (کتاب مذکور)

قصر نبوت کی آخری اینٹ مرزائے قادیان ہے

۱۲۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت وہ میرے سردار خیر المرسلین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صحابہ میں داخل ہوا۔ حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حق میں فرمایا ہے کہ قصر نبوت کی میں آخری اینٹ

مرزا صاحب اپنے حق میں لکھتے ہیں

پس اے ناظرین میں وہی اینٹ ہوں (حوالہ مذکور)

۱۳۔ آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

(درثمین ص ۲۸۷)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مرزائے قادیاں ہوبہو اللہ تعالیٰ ہے

۱۴۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہوبہو اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں (آئینہ کمالات ص ۵۶۴)

میں محمد و احمد ہوں

۱۵۔ میں بموجب آیت وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد و احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے (ایک غلطی کا ازالہ)

مرزائے قادیاں آدم و نوح و ابراہیم و اسحاق ہیں

دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہ دیا گیا ہو۔

۱۶ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے میں آدم ہوں میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں یعقوب ہوں میں اسماعیل ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔

مرزائے قادیاں بروزی طور پر محمد ہیں

میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی بروزی طور پر (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۴)

مرزائے قادیاں کا انکار کرنے والا آسمان پر قابل مواخذہ ہے

۱۷۔ اور ہر ایک مسلمان جس کو میری تبلیغ کی گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حکم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے۔ (تحفۃ الندوہ مرزا غلام احمد صاحب ص ۴)

مرزائے قادیان کو نہ ماننے والا جہنمی ہے

۱۸۔ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے (اشتہار معیار الاخیار مرزا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد صاحب مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء منقول از کلمۃ الفصل صاحبزادہ بشیر احمد صاحب ص ۱۲۹)

مرزائے قادیان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

۱۹۔ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرتِ مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔
(آئینہ صداقت ص ۳۵)

قادیان میں حضرت محمد اتر آئے۔

۲۰۔ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتارا تاکہ وہ اپنے وعدے کو پورا کرے (کلمۃ الفصل ص ۱۰۵)

محمد جس نے دیکھنے ہوں وہ مرزائے قادیان کو دیکھ لے

۲۱۔ محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ۔۔۔ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ۔۔۔ غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

از قاضی ظہورالدین اکمل قادیانی منقول از اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء

مرزائے قادیان ہی محمد و احمد ہیں

۲۲۔ آدمم نیستر احمد مختار ۔۔۔ در برم جامۂ ہمہ ابرار
منم مسیح زمان و منم کلیم خدا ۔۔۔ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد
(در ثمین فارسی)

علمائے حق

ناظرین باتمکین! اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ انگریز کے آنے کے بعد مسلمانوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر سیاسی و مذہبی لحاظ سے کتنی مشکلات آئیں۔ اور اس وقت کے علمائے اسلام پر کس طرح زندگی تنگ کر دی گئی۔

علمائے حق کے لیے مشکلات

عبور دریائے شور و کالا پانی کی داستان دلخراش کس طرح تاریخ کے صفحات سے مٹائی جا سکتی ہے۔ اس وقت انگریز نے چن چن کر علمائے حق کو پھانسی پر لٹکایا، قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کیا۔ جائداد ضبط کر لی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان علمائے حق پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے آمین۔ علمائے حق نے بھی ثابت قدمی سے کام کیا اور انگریز کی پیدا کردہ تکلیفوں کو خندہ پیشانی قبول کرتے ہوئے اپنی زبان سے کہا

علمائے حق کی پامردی

بہ جان دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

سیاسی طور پر مسلمانوں کو مفلوج کرنے کے ساتھ ساتھ مذہبی و دینی لحاظ سے بھی انگریز نے مسلمانوں میں مستقل طور پر ایک فرقہ کی بنیاد رکھی اور وہ فرقہ احمت مرزائیہ ہے

انگریز کی چال

مرزا غلام احمد صاحب کی انگریز نوازی پھر دعویٰ نبوت اور دعویٰ نبوت قبول نہ کرنے والوں کے حق میں دشنام طرازی آپ نے پچھلے صفحات میں تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمائی۔ اور خوب اندازہ لگا لیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کس طرح اپنے آپ کو معاذ اللہ "محمد ثانی" کہتے رہے اور پھر انگریزی حکومت اس کی کس طرح حفاظت و نگہداشت کرتی رہی۔ خدائے ذوالجلال والاکرام نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق اس "فتنۂ عظیم" کے استیصال کے لیے علماء اسلام کے ایک "مقدس گروہ" کو پیدا فرمایا جس میں "علماء اہل حدیث" کا نام سرفہرست ہے۔

علمائے حق کی قربانیاں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

و مذہبی فتنہ انگیزی انگریز نے شروع کی۔ علمائے اہل حدیث نے اس کے مقابلہ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ہندوؤں، سکھوں، عیسائیوں اور آریوں کی طرف سے جو تحریری و تقریری حملے اسلام پر ہوتے۔ علمائے اہل حدیث نے ایک جاں باز سپاہی کی طرح ہر حملہ کو روکنے کی کوشش اور الحمد للہ علمائے اہل حدیث کی کوششیں کامیاب بھی ہوئیں۔

فتنۂ عظیم

لیکن "فتنہ قادیانیت" کو انہوں نے سب سے بڑا فتنہ تصور کیا اور یہ بات بھی حقیقت کہ اسلامی تاریخ میں اس سے بڑا فتنہ آج تک پیدا نہیں ہوا کہ ایک شخص بیک وقت "امتی" بھی ہے اور "محمد ثانی" بھی ہے۔

علمائے اہل حدیث

چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تمام علماء اہل حدیث کے استاذ و شیخ مسند ولی اللہی کے آخری جانشین حضرت شاہ محمد اسحاق محدث دہلویؒ (نواسہ حضرت حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ) کے لائق ترین شاگرد رأس المفسرین والمحدثین استاذ العلماء والمدرسین شیخ الکل حضرت مولانا شمس العلماء سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عقاید باطلہ کی تردید میں فتویٰ جاری فرمایا جو کہ ہم بلفظہ درج کرتے ہیں۔

شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کا فتویٰ

"جو شخص اپنے آپ کو عیسیٰ موعود کہتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا قائل ہے وہ بڑا دجال، کذاب، منکر قرآن و حدیث متواترہ کا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ای قبل موت عیسیٰ کما قال ابن عباس و ابوھریرۃ وغیرھما من السلف وھو الظاھر کما فی تفسیر ابن کثیر وفتح القدیر للشوکانی ھکذا فی الفتح۔ یہ آیت صاف دلالت کرتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ احادیث صحیحہ صریحہ سے ثابت ہے کہ آخر زمانہ میں شام میں ان کا ظہور ہوگا۔ دجال کو قتل کریں گے۔ ان کی دعا سے یاجوج ماجوج کی قوم ہلاک ہوگی اور جمیع اقوام یہود و نصاریٰ اسلام قبول کریں گے۔ اس پر تمام اہل سنت والجماعت کا اعتقاد ہے ہاں بعض فرقہ ضالہ نے احادیث نزول عیسیٰ علیہ السلام کو حدیث انا خاتم النبیین سے منسوخ سمجھا ہے اور تناقض خیال کرکے احادیث صحاح کو رد کیا۔ ان کی سوء فہمی نے انہیں چاہ ضلالت میں ڈالا۔ یہاں فی الحقیقت کوئی تناقض نہیں ہے کیونکہ اس میں شک نہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آخر زمانہ میں ہوگا سو مستقل و جدید شریعت کے ساتھ نہیں ہوگا۔ بالجملہ جمیع اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ اور جو شخص ان کی حیات کا منکر اور مثل یہود مردود کے قتل ہونے کا یا خود بخود فوت ہونے کا قائل ہو۔ اور اپنے آپ کو عیسیٰ کہتا ہو۔ ایسے شخص کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ اور جو شخص ایسے اعتقاد والے کا پیرو ہو وہ بھی احاطۂ اسلام سے باہر ہے۔

(فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۴)

مرزائے قادیان کا چیلنج مناظرہ

اس فتویٰ کے جاری ہونے پر مرزا صاحب مدعی مسیح موعود تلملائے اور حضرت شیخ الکل کو مناظرہ کا چیلنج دے دیا۔ حضرت شیخ الکل سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ ان دنوں بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ آپ نے تقریباً ایک سو دس سال عمر پائی ہے اور مناظرہ بازی کا شوق تو آپ کو عین جوانی کے عالم میں بھی نہیں تھا۔

حضرت شیخ الکل کی خدمات جلیلہ

آپ کا کام صرف درس و تدریس و تعلیم قرآن و حدیث تھا۔ ابتدا میں آپ جملہ علوم و فنون پڑھاتے تھے۔ پھر آپ نے حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو حرز جان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بتایا اور ساٹھ سال تک درس حدیث نبوی کا پرچم لہراتے رہے

مولانا محمد بشیر صاحب کا چیلنج مناظرہ منظور کرنا

مرزا صاحب کے چیلنج مناظرہ کو حضرت شیخ الکل کے لائق ترین شاگرد فاضل بے نظیر مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی مصنف "صیانۃ الانسان عن وسوسۃ شیخ الدحلان" نے قبول فرمایا

حیات مسیح پر تحریری بات چیت

مرزا صاحب سے آپ کا مناظرہ تحریری ہوا جس کا عنوان وہی تھا جو ان کے اتباع کا ترجمان ہے یعنی حیات و ممات مسیح "دعویٰ مرزا آیت اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ" سے جواب قرآن میں اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ سے پیش ہوا۔

مرزا صاحب کا فرار

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب نے تاویلات کے دروازے کھول دیئے۔ مگر مولانا صاحب کے بے پناہ استیلائے دلائل کے سامنے خس و خاشاک کی طرح بہنے لگے جس سے تنگ آکر آپ (مرزا صاحب) اسٹیشن دہلی پر اپنے خسر کے استقبال کا حیلہ کرکے باہر نکلے اور پھر لوٹ کر دلی قدم نہ رکھا۔ جس پر مولانا صاحب نے لفظ خسر کی مناسبت کے لحاظ سے آیت "خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ذٰلِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ" پڑھی اور اس مناظرہ کی مکمل کیفیت آپ نے "الحق الصریح فی اثبات حیوۃ المسیح" کے نام سے شائع فرمائی یہ مناظرہ ۱۳۱۲ ہجری میں ہوا۔

۱۸۹۱ء میں مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی بعض تصانیف بالخصوص توضیح المرام، فتح اسلام اور ازالہ اوہام وغیرہ میں یہ اعلان کر دیا کہ سیدنا مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور خود مرزا غلام احمد صاحب "مسیح موعود" ہیں۔

قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کا ازالہ اوہام کا جواب مرزا صاحب کی زندگی میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دنیا اور مرزا صاحب کا جواب سے عاجز آنا۔

"توضیح المرام" کے جواب میں جماعت اہل حدیث کے جلیل القدر عالم دین حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ مصنف "رحمۃ للعالمین" سپیشل مجسٹریٹ درجہ اول ریاست پٹیالہ المتوفی ۱۹۳۰ء نے ۱۸۹۲ء میں ایک نہایت مدلل کتاب بنام "غایت المرام" لکھی جس میں "حیات مسیح" پر سیر حاصل بحث کی۔ آپ نے غایت المرام کے حصہ دوم "تائید الاسلام" میں "نشانات مسیح" پر بحث کرتے ہوئے مسند احمد کی جو روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور جس کو امام ابن جریر نے بھی لکھا ہے پیش کی ہے۔ اس روایت کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے:

حدیث پاک کی روشنی میں قاضی صاحب کی پیشگوئی

"حضرت مسیح مقام روحا میں آکر حج و عمرہ کریں گے" اس روایت کی روشنی میں حضرت قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ ایک پیشگوئی مرزا غلام احمد صاحب مدعی مسیح موعود کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں نہایت جزم کے ساتھ بآواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ شریف مرزا صاحب کے نصیب میں نہیں میری اس پیشگوئی کو سب صاحب یاد رکھیں"۔

قاضی صاحب کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔

مرزا صاحب اس پیشگوئی اور اعلان کے بعد پندرہ ۱۵ سال زندہ رہے اور آپ کا انتقال ۱۹۰۸ء میں ہوا لیکن حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیشگوئی حرف بحرف ثابت ہوئی نہ ہی مرزا صاحب کو زیارت بیت اللہ شریف نصیب ہوئی اور نہ ہی اس مدلل کتاب کا جواب لکھ سکے۔

مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک نامور شاگرد حضرت مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی بھی "تعدید مرزائیت" میں سر فہرست ہے۔ مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی ایک بہت بڑے جید عالم دین تھے آپ نے اپنے وقت کے تمام بدعی مذاہب کا خم ٹھونک کر مقابلہ کیا۔

تردید مرزائیت

اس وقت کا سب سے بڑا فتنہ " فتنۂ قادیانیت " کی تردید تو آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ قادیان اور بٹالہ کا ضلع (گورداسپور) ایک ہی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ " دعوی مسیح موعود " سے پہلے آپ کے دوستانہ مراسم تھے لیکن جب مرزا صاحب نے " محمد ثانی " (معاذ اللہ) ہونے کا دعوی کیا تو آپ کی غیرت ایمانی نے جوش مارا۔ اور اپنے دوست کے مقابلہ میں " دین حنیف " کی حمایت میں کھڑے ہو گئے۔ آخر وقت تک مرزا غلام احمد صاحب کو معاف نہیں کیا۔ مرزا صاحب کے دعوی کی تردید اپنے ہفتہ وار رسالہ " اشاعۃ السنۃ " میں باقاعدگی کے ساتھ کرتے رہے تا آنکہ آپ کا انتقال پُر ملال مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو ہوا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے بٹالہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ علم و حکمت کا یہ سورج ۸۰ سال چمکنے کے بعد بٹالہ کی سرزمین میں ہمیشہ کے لیے چھپ گیا۔ اللہ تعالی مرحوم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی

حضرت شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک اور نامور اور لائق ترین شاگرد محدث کبیر عالم شہیر حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۹۵۶ء نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی ہی میں ان کے ساتھ خوب مناظرے کیا اور آخر کامیاب رہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حیاتِ مسیح کے موضوع پر مرزائے قادیان کی زندگی میں شہادۃ القرآن لکھنا

مرزا غلام احمد اور ان کے اتباع کا دل پسند موضوع وفات مسیح ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بھی اس سلسلہ میں ایک کتاب "ازالہ اوہام" لکھی ہے۔ اس کتاب کا جواب دو حصوں میں بنام "شہادۃ القرآن" حضرت مولانا سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا صاحب کی زندگی ہی میں لکھا۔ پہلا حصہ جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفع آسمانی کو آیاتِ قرآنیہ سے ثابت کی گئی ہے۔ ماہ رجب ۱۳۲۱ھ میں طبع ہوا۔ اس کے بعد اس کا دوسرا حصہ جس میں ان نفیس دلائل کا جواب ہے۔ جو مرزا غلام احمد صاحب مدعی مسیحیت و نبوت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قبل النزول پر بزعم خود قرآن شریف سے پیش کیے ہیں۔ مرزا صاحب کی زندگی ہی میں رمضان المبارک ۱۳۲۳ ہجری میں طبع ہوا مرزا صاحب ۲۴ ماہ ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بروز منگل میلہ بھدر کالی کے دن بمقام لاہور فوت ہوئے۔

مرزا صاحب شہادۃ القرآن کا جواب نہ لکھ سکے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کو شہادۃ القرآن کا جواب لکھنے کے لیے کئی سال کی مہلت ملی لیکن نہ تو جناب مرزا صاحب کو ہمت ہوئی اور نہ ان کی زندگی میں ان کی جماعت کے کسی واقعی عالم یا مدعی علم کو جرأت ہوئی۔

علمائے دیوبند کا شہادۃ القرآن کو پسند کرنا اور اپنے شاگردوں کو اس کی رغبت دلانا

حضرت مولانا سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی بلند پایہ کتاب "شہادۃ القرآن" کو ہر مکتب فکر کے علماء نے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا چنانچہ دیوبند کے جید عالم دین حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند ہمیشہ اپنے طلباء محصلین اور زیر اثر متعلقین کو اس کتاب کی طرف توجہ دلاتے رہے۔

حضرت مولانا رائے پوری کا اس کتاب کو حرف بحرف سن کر چھپوانے کا حکم فرمانا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں اس کتاب کو حرف بحرف سنا اور اس کے طبع کا حکم فرمایا۔ چنانچہ شعبۂ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان شہر نے آپ ہی کے ارشاد گرامی پر اس کی طباعت کا انتظام کیا۔

شہادۃ القرآن پر حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کی تقریظ و تصدیق

سیدالعلماء حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کی تقریظ اس کتاب کے ص ۲۲۸ پر ان لفظوں میں موجود ہے:

ترجمہ عربی عبارت: "رسالہ مؤلفہ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا نظر ناقص سے گذرا جس نے اہل اسلام کو الحاد اور تحریف سے بچانے کی وجہ سے ممنون و ماحول فرمایا۔

حضرت پیر صاحب کا مولوی محمد ابراہیم صاحب کے حق میں دعا فرمانا۔

"یا اللہ! مولوی محمد ابراہیم صاحب کو لمبی زندگی عطا فرما کر اسلام اور مسلمانوں کی مدد فرما اور بے دینوں، بدعتیوں کو ذلیل فرما۔ ان (مولوی صاحب) گناہ معاف فرما اور نیکیاں بڑھا۔"

مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی طرف سے مرزائے قادیان کے نام کھلا اشتہار

۸ جون ۱۹۰۲ء کو حضرت مولانا سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مطبوع اشتہار مرزا صاحب کو بذریعہ رجسٹری بھیجا تھا جس کی رسید بھی آگئی تھی مگر جواب ندارد۔ اس اشتہار کا مضمون حسب ذیل ہے:۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ: جناب مرزا صاحب! بندہ جمیع اہل سنت والجماعت سلف و خلف کی طرح اس بات کا قائل ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے۔ اور اب تک فوت بھی نہیں ہوئے۔ آپ اگر قرآن کریم میں سے مسیح علیہ السلام کا صلیب پر چڑھایا جانا ثابت کر دیں اور یہ اگر صلیب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر چڑھایا جانا ثابت نہ کرسکیں۔ تو بعد از اقرار عدم مصلوبیت قرآن شریف میں سے بدلایل قطعیہ ان کی وفات ثابت کردیں تو بندہ اس بات کا حلفی اقرار کرتا ہے کہ آپ کی تحقیق کا بہت ہی ممنون و مشکور ہو کر مسیح علیہ السلام کی وفات کو تسلیم کرلے گا۔ اس امر کے فیصلے کے لیے خواہ آپ مجھے کادیان میں حاضر ہونے کے لیے فرمائیں۔ اور کسی عام مجلس میں اس مرحلہ کو طے کریں۔ خواہ کسی اور جگہ پر تشریف لاکر مجھے اطلاع بخشیں۔ خواہ آپ سیالکوٹ میں قدم رنجہ فرما کر بندے کو ممنون فرمائیں بندہ ہر طرح حاضر ہے۔ آپ کے سیالکوٹ آنے کی صورت میں آپ کے ذاتی اخراجات کا متحمل بندہ ہوگا۔ اگر آپ بندے کو کادیان میں طلب نہ فرماویں۔ اور کسی اور جگہ بھی بہ سبب کسی حقی وجہ کے خود تشریف نہ لاسکیں تو وہاں کادیان ہی میں بیٹھے اس بار کو برداشت کریں بندہ اس پر سر تسلیم نہیں پھیرے گا اس عریضہ کے جواب میں آپ کا یہ فرمادینا کہ ہم نے یہ مسئلہ ازالہ اوہام میں بربسط لکھا ہے بندہ کے لیے جواب باصواب نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ دلایل جو آپ نے ازالہ اوہام میں بیان کیے ہیں۔ بندہ کے نزدیک قطعیت چھوڑ مفید ظنیت بھی نہیں ہوسکتے۔ اس عریضہ کی قبولیت و عدم قبولیت سے بندہ کو ایک ہفتے کے اندر اندر بدستخط خاص قلمی یا بذریعہ اشتہار طبع شدہ اطلاع بخشیں اور اس کی تعمیل کی میعاد ایک ماہ سے زائد نہیں ہونی چاہیے۔"

اس کے علاوہ حضرت مولانا سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریراً و تقریراً متعدد ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں رد مرزائیت کو خاص موضوع بنایا اور اکثر و بیشتر مقامات پر بہت سے مرزائی تائب بھی ہوئے۔

مولانا سیالکوٹی کی تصانیف رد قادیانیت میں

حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے "شہادۃ القرآن" کے علاوہ بھی مرزائیت کی تردید میں چند کتابیں لکھیں جن کی فہرست حسب ذیل ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۔ فیصلہ ربانی (پنجابی مسدس)

۲۔ ضمیمہ آئینہ قادیانی یعنی قادیانی قرآن دانی

۳۔ رحلت قادیانی بہ مرگ ناگہانی

۴۔ الخبر الصحیح عن قبر المسیح

۵۔ کھلی چٹھی

۶۔ امام زمان

۷۔ مہدی منتظر ۸۔ مجدد دوراں

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ حضرت مولانا شیخنا و شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک اور نامور و مشہور فی الآفاق شاگرد رشید یعنی حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۹۴۸ء نے بھی تحریری تقریری مقابلہ کیا اور مرزا صاحب کے اتباع سے بھی آپ کے مناظرے ہوتے رہے۔ آپ نے پوری زندگی کفر کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے گذاری اسی لیے آپ کو

چودھویں صدی کا کفر سوز مجاہد

کہتے ہیں مولانا محمد ابراہیم صاحب بہال کوٹی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی آمد پر فرمایا کرتے تھے۔

شبیر کی آمد

کس شبیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے

مولانا ثناء اللہ کی پیدائش

آپ کا نام نامی اسم گرامی ثناء اللہ ہے۔ لقب فاتح قادیان و شیر پنجاب ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ماہ جون ۱۸۶۸ء مطابق ھجری ۱۲۸۰ میں کتم عدم سے عالم وجود میں آئے۔

آپ کے آباء و اجداد

آپ کے والد بزرگوار کا نام شیخ خضر جو ہے جو کہ پشمینہ کی تجارت کرتے تھے آپ کا اصلی وطن ڈور تحصیل اسلام آباد ضلع سرینگر ریاست کشمیر ہے۔ آپ ڈوگرہ کفار کی ستم رانیوں سے تنگ آکر امرتسر بغرض تجارت تشریف لائے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ ۱۸۷۵ء میں انتقال فرمایا۔ اس وقت حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی عمر مبارک صرف سات سال تھی۔ جب مولانا کی عمر چودہ سال ہوئی تو محترمہ والدہ صاحبہ بھی داغ جدائی دے گئیں گویا کہ آپ ۱۴ سال کی عمر میں یتیم ہو گئے۔ آپ کے برادر بزرگ محمد ابراہیم صاحب نے آپ کو رفوگری کا فن سکھایا یہی آپ کا ذریعہ معاش تھا۔ ایک دفعہ ایک عالم بزرگ آپ کے پاس ایک بڑا قیمتی گرم چغہ رفو کرانے کے لیے لائے آپ نے حسب وعدہ اس کو رفو کر دیا۔ جب اس عالم بزرگ نے آپ کا کام دیکھا تو بہت خوش ہوئے۔ اسی اثنا میں کچھ مذہبی باتیں بھی چھڑ گئیں۔ مولانا نے چند سوالوں کا جواب نہایت معقول دیا۔ عالم نے دریافت کیا میاں! کہاں تک تعلیم پائی ہے۔ مولانا کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں فرمایا میں پڑھا لکھا نہیں ہوں والدین فوت ہو چکے ہیں۔ نہ کوئی پڑھانے والا ہے نہ کما کر دینے والا۔ رفوگری سے جو چار پیسے کماتا ہوں اس سے بمشکل گذران ہوتی ہے۔ عالم نے آپ کو مشورہ دیا کہ تم ضرور پڑھنے کی کوشش کرو تمہارا دماغ سلجھا ہوا ہے ؎

بالائے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارہ بلندی

وہ بزرگ اتنی بات کہہ کر تشریف لے گئے لیکن ان کی نصیحت حضرت مولانا کے شفاف دل پر نقش ہو گئی ؎

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

حضرت ثناء اللہ کا تعلیمی دور

حضرت مولانا نے ایک نظام الاوقات بنایا اس کے مطابق آدھا دن رفوگری میں لگاتے اور آدھا دن پڑھنے پڑھانے میں لگاتے۔ ادھر ادھر سے فارسی کی چند کتابیں پڑھیں اور اس طرح آپ اپنی تعلیم کا آغاز کر کے مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری المتوفی ۱۹۱۱ء کی خدمت میں پہنچے۔ ان سے شرح ملا جامی اور قطبی تک کتابیں پڑھ ڈالیں۔ ایسے ہی آپ نے صرف، نحو اور منطق کی ابتدائی تعلیم سے فراغت پا کر مولانا علم حدیث کی تحصیل کی طرف متوجہ ہوئے۔ چنانچہ مولانا احمد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے چند کتابیں پڑھ کر آپ نے حضرت مولانا حافظ الحدیث استاذ پنجاب حافظ عبد المنان صاحب رحمۃ اللہ علیہ وزیر آبادی المتوفی ۱۳۳۴ھ کی خدمت اقدس میں زانوئے تلمذ تہ کیا اور ۱۳۰۷ ہجری مطابق ۱۸۸۹ء میں آپ نے ان سے حدیث کی سند حاصل کی۔ یہاں سے فارغ ہو کر شمس العلماء شیخ الکل ناشر الحدیث مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی اختیار کی۔ حافظ عبد المنان صاحب کی سند دکھائی اور تدریس حدیث کی اجازت حاصل کی۔ پھر سہارن پور کے مدرسہ مظاہر العلوم میں تشریف لے گئے اور وہاں سے بھی سند حاصل کی تو آپ دیوبند پہنچے۔ اور مولانا محمود الحسن صاحب المتوفی ۱۳۳۹ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۲۰ء مدرس اعلیٰ مدرسہ دیوبند کے تلمذ میں رہ کر ان سے معقول و منقول کتب درسیہ کی سند حاصل کی۔

جملہ علوم و فنون میں مہارت تامہ

معقول میں جو کتابیں آپ نے پڑھیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔ قاضی مبارک، میر زاہد امور عامہ۔ صدرا و شمس بازغہ منقول کی یہ کتابیں بھی وہیں پڑھیں۔ ہدایہ، توضیح تلویح، مسلم الثبوت وغیرہ۔ علاوہ ازیں ریاضی اور شرح چغمینی وغیرہ علم کی بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ نے وہیں تعلیم حاصل کی۔ دار العلوم دیوبند سے آپ سند فضیلت لے کر کانپور میں مولانا احمد حسن صاحب کے مدرسہ "فیض عام" میں داخل ہوئے اور یہاں کتب نصاب درسیہ پڑھیں۔ مولانا احمد حسن صاحب حنفی المذہب وسیع المشرب بزرگ تھے بڑے [illegible] فاضل تھے۔ ان سے درس حدیث بھی لیا۔ ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۳ء [illegible] کی دستار بندی ہوئی جن میں حضرت مولانا [illegible] تھے [illegible] آپ نے "مولوی فاضل" کا امتحان بھی پاس کر لیا اور پنجاب [illegible] حاصل کرلی۔ آپ نے اپنے وقت کے نامور اکابر [illegible] سے [illegible] حاصل کیا [illegible] و حدیث تفسیر [illegible] معانی [illegible] مروجہ میں کمال [illegible] آپ کے زمانہ کے تمام [illegible]

مولانا احمد علی [illegible] کا فرمان

حضرت مولانا احمد علی صاحب [illegible] آپ کے رسالہ علم کلام مرزا یہ فرماتے ہیں

امابعد محترم المقام رئیس المناظرین الفاضل الاجل جامع المنقولات والمعقولات الملقب بہ شیر پنجاب اعنی الحضرت مولانا ثناء اللہ مدظلہ کا وجود مسعود اس دور ابتلاء وافتنان میں مغتنمات سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں میدان جہاد باللسان میں ایک بڑا رتبہ عطا فرمایا ہے۔ میرے خیال میں ہندوستان بھر میں اس فن میں ان کی نظیر کم ملے گی۔

العارض احقر الانام احمد علی عفی عنہ

شیعہ عالم جناب علی الحائری کا آپ کی تعریف کرنا

اکابر شیعہ میں ملا علی الحائری کی شخصیت مشہور و مسلم ہے۔ آپ نے مولانا مرحوم کی عربی تفسیر پر جو تبصرہ فرمایا اس میں آپ لکھتے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فلعمري نعم التفسير ونعم المفسر وذلك فكرة الصائب وجاحده المغالط
میرے دین کی قسم کیا ہی عمدہ تفسیر ہے اور کیا ہی اچھا مفسر ہے اور یہ کہ ان کی سمجھ درست ہے اور ان کا مخالف خائب و خاسر ہے۔ اہلحدیث ۲۸ شعبان ۱۳۶۶ھ

ہر مکتبِ فکر کے علماء و مشائخ کا آپ کی تعریف کرنا

آپ کی عربی تفسیر "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" پر اس وقت کے ہر مکتبِ فکر کے علماء کرام کی تصدیقات و تقریظات ہیں۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کا آپ کو اپنا دوست فرمانا اور دعا کرنا

اس تفسیر پر تقریظ کرتے ہوئے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی مشائخ اسلام کی شان میں یہ لفظ لکھتے ہیں "مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب اللہ کی راہ میں میرے پیارے دوست ہیں۔ خداوند تعالیٰ ان کو خیر کثیر عطا فرمائے۔" تفسیر القرآن ص۵

حضرت ثناء اللہ کا رسوائے زمانہ کتاب "رنگیلا رسول" کا جواب "مقدس رسول" لکھنا

۱۹۲۰ء میں جب رسوائے عالم کتاب "رنگیلا رسول" چھپی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گھریلو زندگی پر نہایت رکیک حملے کیے گئے تھے۔ اس کتاب کا جواب حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے "مقدس رسول" لکھا جس پر علماء اسلام نے تقاریظ لکھیں۔ کتاب اور مصنف کتاب کی تعریف کی۔

مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی کا "مقدس رسول" کو پسند فرمانا۔

مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حق تعالیٰ نیک اجر دے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو جنہوں نے "مقدس رسول" لکھ کر ایسی گندگی کا جواب بڑی پاکیزگی سے اندھیرے کا اجالے سے اور بدتہذیبی کا سنجیدگی اور متانت سے دیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مولانا اعزاز علی صاحب دیوبندی کا آپ کی تعریف کرنا

www.KitaboSunnat.com

مولانا اعزاز علی صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اما بعد! میں نے رسالہ "مقدس رسول" کا مطالعہ کیا۔ مولانا ثناء اللہ صاحب کے جوابات آریوں کے مقابلہ میں ہمیشہ مسکت ثابت ہوتے ہیں اور وہ مختصر لفظوں میں بہت سے جوابات بصراحت اور بعض باشارت دیتے ہیں۔ اس میں بھی انہوں نے زمانہ کی جدت اور واقعات کی تحقیق سے کام لیا ہے اور اکثر مواقع پر الزامی جواب دے کر دفاع عن الاسلام کا فریضہ ادا کیا ہے۔

خواجہ حسن نظامی کا آپ کی تعریف کرنا

حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی فرماتے ہیں

مولانا موصوف کی ساری زندگی خدمت اسلام میں گذری دشمنانِ اسلام کے ہر حملہ کا فوری جواب ان کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔

مولانا عبدالماجد صاحب کا حضرت ثناء اللہ کی تعریف کرنا

مولانا عبدالماجد صاحب القادری بدایونی فرماتے ہیں۔

ہندوستان کے مشہور مناظر علامہ ابوالوفا امرتسری نے جس سلاست، متانت، ترتیب تحقیق سے رسالہ مقدس رسول لکھا وہ قابل ستائش و لائق استنان ہے۔

مفتی کفایت اللہ صاحب دیوبندی کا آپ کی تعریف کرنا

مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی فرماتے ہیں

رسالہ مقدس رسول کے چند صفحات مطالعہ کیے۔ یہ کتاب جناب فاضل علامہ مولانا المولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک آریہ مہاشے کی کتاب رنگیلا رسول کے جواب میں لکھ کر نہ صرف قومی اور اسلامی فریضہ ادا کیا ہے بلکہ مسلمانوں پر ایک تازہ احسان کیا ہے۔

مولانا احمد سعید صاحب کا حضرت ثناء اللہ کی تعریف کرنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند۔ دہلی لکھتے ہیں۔

کتاب کی خوبی محض اتنی ہی بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس کتاب کو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے تصنیف کیا ہے۔ مولانا موصوف نے مذاہب باطلہ کے مقابلہ میں جو خدمات انجام دی ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔

مولانا محمد ابراہیم صاحب سیال کوٹی فرماتے ہیں

مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی فرماتے ہیں

امابعد حال میں آریوں نے ایک کتاب موسومہ "رنگیلا رسول" شائع کی ہے اس کے مصنف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ ابی وامی عرضی وروحی وکل شئی عندی کی ذات اقدس کی نسبت بہت نامہذب دریدہ دہنی کی ہے۔ اس کے جواب میں شیر اسلام سرخیل مناظرین زمان سردار اہل حدیث جناب مولانا المکرم مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری نے یہ کتاب "مقدس رسول" لکھی ہے۔ جواب کی خوبی تحریر کی متانت اور بیان کی خوش اسلوبی محتاج بیان نہیں۔ میں تو ان کے اس کتاب کا نام "مقدس رسول" رکھنے پر قربان ہوں

مولانا ظفر علی خاں کا حضرت ثناء اللہ کی خدمات کو سراہنا

ابوالوفا مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو غیر مسلموں کے مذہبی اعتراضات کے دندان شکن اور قاطع جواب دینے میں جو خاص شہرت حاصل ہے۔ وہ محتاج تصریح نہیں۔ بلاخوف تردید یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ مولانا ممدوح نے اس وقت عیسائیوں، آریوں اور دوسرے گمراہ فرقوں کے مقابلہ میں دین قیم کی جو عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی سپاس گذاری کے گراں بہا فرض سے ہندوستان کے مسلمان کبھی سبکدوش نہیں ہوسکتے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے "مقدس رسول" میں اس کتاب کا نہایت متین، معقول، محققانہ و قاطع جواب دیا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولانا سید سلیمان ندوی نے آپ کی تعریف کی

مولانا سید سلیمان صاحب ندوی فرماتے ہیں۔

مولانا ثناءاللہ صاحب کا یہ رسالہ علم کلام مرزا میں نے پڑھا۔ موصوف کو مرزا صاحب کی کتب اور رسالوں پر جو عبور حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

مولانا غلام محمد صاحب شیخ جامعہ عباسیہ فرماتے ہیں

خلیفہ اعظم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب مولانا غلام محمد صاحب شیخ جامعہ عباسیہ بہاولپور فرماتے ہیں۔ میں نے رسالہ علم کلام مرزا کا بتمامہ مطالعہ کیا رسالہ ہذا اپنے باب میں بے نظیر ہے۔ مولانا مولوی ثناءاللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر مصنف رسالہ ہذا کو فرقہ مرزائیہ کی تردید میں جو قوت خداداد حاصل ہے یہ رسالہ اس کا مظہر اتم ہے۔

مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا حضرت ثناءاللہ کی خوبیاں بیان کرنا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مختلف الالوان دعاوی کا ذب پر علماء اسلام کافی روشنی ڈال چکے ہیں۔ ان کی خانہ ساز نبوت، مجددیت محدثیت، امامت وغیرہ کا پوری طرح پردہ فاش ہو چکا ہے۔ تاہم اس متنبی پنجاب کی چھپی ہوئی اور بہت سی روباہ بازیاں پردہ خفا میں رہ گئی تھیں۔ اس کو سامنے لاکر توت سے کچلنے کے لیے شیر پنجاب ہی کی ضرورت تھی۔ خدا جزائے خیر دے مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب امرتسری شیر پنجاب کو کہ انہوں نے جہاں بہت سے پہلوؤں سے متنبی پنجاب کو تا بدروازہ پہنچایا وہیں مرزا صاحب کے انوکھے علم کلام پر کافی کلام کر کے اس کی قلعی کھول دی۔

نواب رامپور کا حضرت ثناءاللہ کی تعریف کرنا

مناظرہ رامپور نواب حامد علی خاں مرحوم کے حسب الحکم رامپور میں قادیانیوں سے ہوا تھا جس کے متعلق نواب صاحب موصوف کا سرٹیفکیٹ درج ذیل ہے۔

"رامپور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفا محمد ثناءاللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی گفتگو ہم نے سنی مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا ہم ان کے بیان سے محظوظ ہوئے "

دستخط خاص حضور نواب صاحب بہادر محمد حامد علی خاں (صاحب)

مناظرہ جبل پور میں آپ کی کامیابی

غیر مسلموں سے تقریری مناظرات کے ذیل میں" مباحثہ جبل پور نمایاں خصوصیت رکھتا ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے جناب ملا طیب علی مندرجہ ذیل بیان دیتے ہیں۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب تمام پبلک کو مخاطب کر کے نہایت ہی فصاحت کے ساتھ تقریر فرمایا کرتے تھے آپ کی تقریر مسلسل لفظی تکرار اور حشویات سے پاک نہایت ہی شستہ اور پاکیزہ تھی۔ آپ کی آواز نہایت دلکش تھی۔ آپ کے لیے فریق ثانی کا جواب دینا بالکل آسان اور معمولی بات تھی۔ ہاں اتنی بات ضرور تھی کہ کہیں کہیں آپ کی تقریر زیادہ عالمانہ ہو جاتی تھی جس کو جبل پور کے ہندو سمجھ نہ سکتے تھے۔ اور کہیں کہیں آپ جواب اتنے مختصر لفظوں میں دیتے تھے کہ سوائے ذی علم لوگوں کے عوام کا سمجھنا ذرا مشکل تھا آپ کا لہجہ معتدل تھا۔ آپ کا برمحل کسی شعر کا پڑھنا لطف دیتا تھا۔

مناظرہ جبل پور ص ۹

مناظرہ نگینہ میں مولانا محمود الحسن دیوبندی کا حضرت ثناء اللہ کو منتخب کرنا

نگینہ ضلع بجنور میں آریہ سماج کا بہت زور تھا وہ ہر جلسہ میں مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دیتے تھے مگر مسلمان جھجک جاتے اور مناظرہ کی جرأت نہ کرتے تھے بالآخر ۱۹۰۴ء میں جب آریوں کی شورش حد سے بڑھ گئی تو مسلمانوں نے بھی جرأت کی اور مناظرہ کا چیلنج قبول کر لیا مگر اپنی طرف سے وہ اہتمام کیا جو اس سے پہلے کہیں نہیں ہوا تھا یعنی ہندوستان کے تمام چیدہ چیدہ علماء کو دعوت دی۔ اور اس وقت کے مشہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مناظرین کو جمع کیا جن میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں

(۱) حضرت مولانا محمود الحسن صاحب صدر مدرس دیوبند (۲) مولانا احمد حسن صاحب صدر مدرس امروہہ (۳) مولانا محمد حسن صاحب صدر مدرس مراد آباد (۴) مولانا علی احمد صاحب میرٹھی (۵) مولانا ابو رحمت صاحب میرٹھی (۶) مولانا ابو الفرح پانی پتی (۷) اور مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔

حضرت مولانا محمود الحسنؒ دیوبندی نے ان تمام جید و چیدہ علماء میں سے صرف حضرت مولانا ثناء اللہ صاحبؒ کا نام پیش کیا۔ مناظرہ سات دن بعنوان "الہامی کتاب" پر ہونا تھا۔ مگر مقابلہ پر آنے والے پنڈت تین دن تک مناظرہ نہ کر سکے اور بھاگ گئے۔ میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ کئی ہندو آریہ مسلمان ہوئے جو مرتد ہو چکے تھے وہ دوبارہ مسلمان ہوئے

حضرت مولانا محمود الحسنؒ صاحب مولانا ثناء اللہ صاحبؒ امرتسری کو زمانہ طالب علمی میں فرمایا کرتے تھے:

"ثناء اللہ! طلبہ تمہاری بہت شکایتیں کیا کرتے تھے کہ یہ اعتراضوں میں بہت وقت ضائع کرتا ہے لیکن تمہیں خوش ہونا چاہیئے کہ جسے اللہ تعالیٰ کچھ عطا کرتے ہیں اس سے حسد بھی کیا جاتا ہے۔"

مولانا شرف الدین محدث دہلوی فرماتے ہیں

بیہقی زمان حضرت مولانا علامہ ابو سعید شرف الدین صاحبؒ دہلوی فرماتے ہیں

اما بعد! شیخ الاسلام حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری مرحوم و مغفور کے تعارف کی ضرورت نہیں زمانہ ان سے واقف ہے تحریر اور تقریر سے جو اسلامی خدمات آپ نے انجام دی ہیں ان کا اعتراف نہ کرنا بہت بڑی ناشکری ہوگی۔ آپ نے قرآن مجید کی تین تفسیریں لکھیں اور ادیان باطلہ کی تردید و دین حق کی تائید میں بہت سی کتابیں اور رسائل لکھے ... قرآن ... اور حضرت ... عالم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم پر جب بھی کبھی بیہودہ اعتراضات کے لیے قلم اٹھایا۔ آپ نے ان کو دندان شکن جواب دیئے۔

اسلام اور مسیحیت، جوابات نصاریٰ، تحریف بائیبل، حق پرکاش، ترک اسلام، کتاب الرحمٰن، مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اور بھی بہت سی کتابیں ہیں جو ان کے کمال علم پر بیّن دلیل ہیں۔

مولانا سید سلیمان ندوی نے فرمایا

مولانا سید سلیمان صاحب ندوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم دار العلوم ندوہ میں تشریف لائے میں درس میں تھا ان کو آتا دیکھ کر ان کی طر[ف] ... لپکا۔ مگر مرحوم نے میری بجائے سبقت استادی شمس العلماء مولانا حفیظ اللہ صاحب رحمۃ [اللہ] علیہ کی طرف کی اور حدیث کا یہ ٹکڑا پڑھا اکبر الکبر یعنی بڑے کو بڑائی دو مرحوم ... قومی جلسوں میں بھی شرکت کرتے تھے ۱۹۱۲ء میں ندوہ کی تحریک اصلاح کے ... جب حکیم اجمل خاں مرحوم کی دعوت پر دہلی میں ایک عظیم الشان اجلاس ہوا جس میں سارے ہندوستان کے مسلمان نمایندے شریک تھے۔ تو مولانا شبلیؒ کی تحریک پر مرحوم ہی صدر مجلس قرار پائے تھے ۱۹۱۹ء میں جب تحریک خلافت کا پہلا ابتدائی جلسہ ہوا جس میں سارے ملک کے اکابر اور مشاہیر جمع تھے اس میں بھی مرحوم شریک تھے۔ ۱۹۲۵ء کی جمعیۃ العلماء کے اجلاس کلکتہ میں جس میں اس خاکسار کی صدارت تھی مرحوم موجود تھے (معارف)

قائد جماعت اہل حدیث ہند نے آپ کی تعریف کی

قائد جماعت اہل حدیث ہند استاذ الاساتذہ جناب مولانا عبدالوہاب صاحب آروی فرماتے ہیں۔

حامدا و مصلیا۔ اسوۃ السلف قدوۃ الخلف آیۃ من آیات اللہ مجتہد العصر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری نور اللہ مرقدہ کی ذات گرامی اسلامیان ہند و پاکستان میں ہمارے تعارف کی محتاج نہیں مولانا کو اللہ تعالیٰ نے علوم دینیہ و عقلیہ میں تبحر کامل اور مسائل شرعیہ کے استنباط و استخراج کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ علم حدیث میں شیخ الکل فی الکل سید الطائفہ حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی (میاں صاحب) سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ اور علوم قرآنیہ میں مولانا کی مہارت کاملہ کی شہادت ان کی تالیف "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" (عربی) اور "تفسیر ثنائی" (اردو) سے ملتی ہے۔ ممدوح کی اصابت رائے اور وسیع النظری ضرب المثل تھی۔ ان تمام محاسن اور فضائل علمیہ کی یکجائی نے مولانا ممدوح کو اپنے عہد کے مجتہد فی الشرع کے مرتبہ کو پہنچا دیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا کی ہستی نہ صرف ہند و پاک بلکہ پوری اسلامی دنیا میں محترم تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک طویل عرصہ تک کتاب و سنت کی روشنی میں اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کی رہنمائی کا موقعہ دیا۔ مولانا ثناء اللہ صاحب کی فقید المثال ہستی تمام مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔ طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ۔

۸ ذوالحجہ ۱۳۷۲ھ

حضرت الامیر المرکزیہ مولانا محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں

حضرت الامیر المرکزیہ مولانا محمد اسماعیل صاحب سلفی مدظلہ گوجرانوالہ فرماتے ہیں

مولانا ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تمام فنون پر کافی عبور تھا۔ اور بوقت ضرورت ان سے بلا تکلف استفادہ فرماتے تھے۔ مناظرہ کے ساتھ مرحوم خوش بیان مقرر تھے۔ آخر عمر میں سورہ واقعہ کے آخری رکوع کا بیان بڑے عارفانہ انداز سے فرماتے۔ تقریر میں عربی، اردو، فارسی اشعار بکثرت استعمال فرماتے۔ مرحوم بہت بڑے مصنف تھے مرحوم کی اکثر تصانیف مناظرانہ ہیں ان میں مخالفین کے شبہات کا دفاع کیا گیا ہے۔ مرحوم نے اس دفاعی جنگ میں قرآن عزیز کی خدمت کو نظر انداز نہیں کیا۔ تفسیر ثنائی اردو زبان میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لکھی ترجمہ اس انداز سے فرمایا کہ آیات میں ربط قائم رہے۔ پھر تفسیری نوٹ لکھے جس میں قرآن مجید کی تعلیمات کی وضاحت فرمائی گئی۔ اگر اعتراض سامنے آیا تو حواشی میں اس کی وضاحت فرما کر اعتراض رفع فرما دیا۔ یہ تفسیر پہلے شائع ہوئی۔ اس پر چنداں اعتراضات نہیں ہوئے۔ اس کے بعد تفسیر القرآن بکلام الرحمن لکھی۔ اس میں مرحوم نے بڑی محنت کی۔ آیات کی تفسیر میں قرآن ہی سے مدد حاصل کی۔ قرآن کی مشکلات کو قرآن ہی سے حل فرمایا۔ یہ طرز گو اچھوتا نہ تھا لیکن پورے قرآن میں اس کا التزام ایک نئی بات تھی۔ جسے علمی حلقوں میں بہت پسند کیا گیا۔

۴ صفر المظفر ۱۳۸۰ھ ۳۰ ر اگست ۱۹۶۰ء

محترم مولانا عبد الرؤف صاحب جھنڈا نگری فرماتے ہیں

اگر پوری دنیائے اسلام کے اکابر علماء کسی ایک مجلس علمی میں جمع ہوں اور بیک وقت عیسائیوں، آریوں، سناتن دھرمیوں، ملحدوں، نیچریوں، قادیانیوں، منکرین حدیث چکڑالویوں، ست دھرمیوں غرض ہر فرقے سے بحث و مذاکرہ کی نوبت آئے تو عالم اسلام کی طرف سے کون کون ہستیاں ہوں گی مجھے معلوم نہیں لیکن پاکستان، ہندوستان، برما، لنکا، جزیرہ جاوا اور سماٹرا کی طرف سے صرف ایک ہستی پیش ہو سکتی ہے اور وہ شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ کی تھی۔

(رندائے مدینہ کانپور شیخ الاسلام نمبر)

علامہ رشید رضا مصری نے حضرت ثناء اللہ کی تعریف کی

مصر کے مشہور عالم علامہ رشید رضا نے اپنے مجلہ "المنار" میں مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مناظرہ کی روئداد لکھتے ہوئے انہیں "رجل الٰہی" فرمایا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کلام مولانا سید ثروت کمال ساحر

نذرِ عقیدت

از جناب سید ثروت کمال ساحر بن مولانا سید اقتدار احمد صاحب سہسوانی

مولوی ابو الوفا ثناء اللہ — آہ شیرِ خدا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ
خلد میں ہے نزولِ رحمتِ حق — تیرے اوپر سدا ثناء اللہ رحمۃ اللہ
فرقۂ ناجیہ کی جانب سے — حق کا حامی رہا ثناء اللہ رحمۃ اللہ
ایک مدت سے اس جماعت کا — تو ہی تھا پیشوا ثناء اللہ رحمۃ اللہ
تو نے اپنی زباں سے اللہ کا — بول بالا کیا ثناء اللہ رحمۃ اللہ
حکم مانو حدیث و قرآن کا — تھا یہ مذہب ترا ثناء اللہ رحمۃ اللہ
حق کی تائید ردّ باطل تھا — تو نے جو کچھ لکھا ثناء اللہ رحمۃ اللہ
دل میں ہر ایک کی وہ بیٹھ گیا — تو نے جو کچھ کہا ثناء اللہ رحمۃ اللہ
تیرا اخبار بھی تری ہی طرح — تیغِ اسلام تھا ثناء اللہ رحمۃ اللہ
موت عالِم کی موت عالَم ہے — صادق آب آگیا ثناء اللہ رحمۃ اللہ
تو مرا تیرا نام زندہ ہے — مرحبا مرحبا ثناء اللہ رحمۃ اللہ
بندۂ کبریا ثناء اللہ — عاشقِ مصطفےٰ ثناء اللہ رحمۃ اللہ
فرقِ باطلہ کے رد کے لیے — ہند میں صرف تھا ثناء اللہ رحمۃ اللہ
بانئ کنفرنس اہل حدیث — صدر بھی اس کا تھا ثناء اللہ رحمۃ اللہ
نازشِ دار علم دیوبند — شیرِ پنجاب تھا ثناء اللہ رحمۃ اللہ
تو محدث بھی تھا مفسر بھی — تو مناظر بھی تھا ثناء اللہ رحمۃ اللہ
شرک کی ایک شاخ ہے تقلید — تو نے یہ کہا ثناء اللہ رحمۃ اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو وہ سحر البیان مناظر تھا ۔۔۔ رد نہ ہوا جس کا ثناء اللہ
کوئی بھی ہو مناظرہ کے لیے ۔۔۔ تو بلایا گیا ثناء اللہ
زندگی بھر حمایتِ اسلام ۔۔۔ تھا ترا مدعا ثناء اللہ
آج ہر ایک کی زبان پر ہے ۔۔۔ اس جہاں سے گیا ثناء اللہ
ہو گئی اک بڑی کمی ہم میں ۔۔۔ تو جو ہم سے گیا ثناء اللہ
صدق دل سے یہی ہے ساحر کی ۔۔۔ تیرے حق میں دعا ثناء اللہ

خلد میں تو ہے تجھ پہ نازل ہے
رحمت کبریا ثناء اللہ

ناظرین باتمکین! آپ نے خوب اندازہ لگا لیا کہ "فتنۂ قادیانیت" کے لیے خدائے ذوالجلال والاکرام نے ایک ایسے مردِ مجاہد کو پیدا فرمایا جو کہ ہر طبقۂ خیال کے نزدیک مسلّم جید عالم دین ہے جو ماہر ہر علم و فن ہے بمطابق مشہور مقولہ

ہر فرعونے را موسیٰ است

تصانیف حضرت ثناء اللہ در ردّ مرزائیت

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے صرف مرزا صاحب کے دعاوی اور ان کی ذات ہی کو معیار قرار دیا اور ایک پیغمبر کی حیثیت سے انہیں پرکھا اور جانچا۔ چنانچہ حضرت فاتح قادیان نے جتنی کتابیں "ردّ مرزائیت" میں تالیف فرمائیں وہ سب کی سب اسی عنوان سے نہیں چنانچہ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) فیصلہ مرزا (۲) نکات مرزا (۳) تاریخ مرزا (۴) نکاح مرزا (۵) الہامات مرزا (۶) عقائد مرزا (۷) چیستان مرزا (۸) علم کلام مرزا (۹) بہاء اللہ اور مرزا (۱۰) محمد قادیانی (۱۱) فتح ربانی (۱۲) فاتح قادیان (۱۳) شاہ انگلستان اور مرزائے قادیان (۱۴) فسخ نکاح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۱۵) مرزائیاں ... غیرہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائے قادیان کا حضرت ثناء اللہ کے تبحر علمی کا اقرار کرنا

۱۹۰۲ء میں مرزائے قادیان نے "اعجاز احمدی" کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں انہوں نے حضرت مولانا کو چیلنج دیا کہ وہ قادیان آکر "الہامات مرزا" کو غلط ثابت کریں۔ ان کی پیشگوئیوں کو جھٹلائیں۔ اور ۔ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ انعام پائیں۔ اس وقت اگرچہ آپ کی تبلیغ و مناظرہ کا آغاز تھا۔ اور آپ نے اس میدان میں ابھی نیا نیا قدم رکھا تھا لیکن حالات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ شروع ہی میں مرزا صاحب قادیانی آپ کے تبحر علمی کے معترف ہو چکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اسی کتاب" اعجاز احمدی "کے صفحہ ۸۰ پر حضرت مولانا کی فضیلت و علمیت کے سامنے یہ کہہ کر گھٹنے ٹیک دیئے کہ

تعکان ثناء اللہ مقبول قومہ

ثناء اللہ اپنی قوم (مسلمانوں) میں مقبول ہے

مولانا ثناء اللہ کا قادیان جانا

آپ جنوری ۱۹۰۳ء میں مرزا صاحب کی دعوت پر قادیان تشریف لے گئے اور ان کو اپنے آنے کی اطلاع دی۔ مرزا جی نے جواب میں لکھا۔

"میں خدا کے ساتھ وعدہ کر چکا ہوں کہ میں مولویوں سے مناظرہ نہیں کروں گا"۔

حضرت ثناء اللہ کا فاتح قادیان کا خطاب پانا

مولانا اس جواب سے مایوس ہوئے اور وہ قادیان میں تقریر فرما کر واپس چلے آئے لیکن بعد میں بھی حضرت مولانا نے مرزا صاحب سے خط و کتابت میں۔ تصانیف میں۔ تقاریر میں۔ مناظرات میں جلسوں اور وعظوں میں کسی نہ کسی رنگ میں مباحثہ جاری رکھا۔ ان کے بے برگ و گیاہ مذہب کا خوب پول کھولا۔ اور قوم نے آپ کو اسی خدمت کے عوض "فاتح قادیان" کے خطاب سے سرفراز کیا۔

عبور کامل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت فاتح قادیان کو مرزائیت پر کامل دسترس تھی۔ یوں تو برعظیم پاک و ہند میں شاید ہی کوئی ایسا مذہب ہو گا جو آپ کی نگاہِ عقابی سے اوجھل رہا ہو۔ آپ کو مذہبیات پر اس قدر دستگاہ حاصل تھی۔ کہ بیک وقت مختلف ادیان کے پیروؤں سے مناظرہ فرماتے اور کامیابی حاصل کرتے تھے۔ لیکن آریوں اور مرزائیوں کو تو آپ نے ہر مرتبہ بری طرح شکستیں دی ہیں یہ دونوں آپ کے سامنے دم نہ مارتے تھے اور مناظروں میں بہت جلد مغلوب ہو جاتے تھے۔

مرزائیوں کے ساتھ مناظرات

ذیل میں آپ کی ذکاوت طبع اور حاضر جوابی کے دو چار نمونے پیش کیے جاتے ہیں۔

مناظرہ ۱

ایک دفعہ دو سماجی اور مرزائی آپس میں جھگڑ پڑے سماجی نے مرزائی کی توہین کی جس سے بات طول پکڑ گئی۔ حضرت مولانا نے دونوں کی باتیں سنیں۔ تو آپ نے سماجی سے فرمایا۔ بھائی توبہ کرو۔ اور مرزائیوں سے نہ جھگڑو۔ کیونکہ یہ تمہارے فرماں روا ہیں۔ جب سماجی اور مرزائی دونوں نے حیرت کا اظہار کیا۔ تو مولانا نے کہا بھئی تعجب کیوں کرتے ہو۔ مرزا صاحب نے اپنی کتاب "البشریٰ" جلد اول ص ۵۶ پر اپنے رتبہ و درجہ کے متعلق لکھا ہے۔ "آریوں کا بادشاہ" یہ سن کر سماجی تو مسکرا دیا اور مرزائی بہت خفیف ہوا۔

مناظرہ ۲

ایک بار مرزائیوں نے کہا کہ مولانا! یا تو آپ ہمیں "مرزائی" کہہ کر نہ پکارا کریں یا ہمیں اجازت دیں کہ ہم بھی مسلمانوں کو وہابی۔ سنی۔ خارجی وغیرہ کے نام سے پکاریں۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ مرزائی دوستو! آپ مرزائی کے نام سے خواہ مخواہ چڑتے اور غصہ کھاتے ہیں۔ حالانکہ مرزائی کہنا آپ کے لیے عزت و فخر کا باعث ہے۔ اور ہمارے پاس اس کا ثبوت موجود ہے کہ خود مرزائی ایک اپنے ہم مذہبوں کو مرزائی کہتا ہے۔ جب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں نے دلیل اور سند طلب کی تو مولانا نے فرمایا مرزائی صاحبان! سنیے اور بگوش ہوش سنیے آپ کے پیغمبر کی زندگی میں ایک بار جماعت مرزائیہ کا سالانہ جلسہ قادیان میں ہوا اس میں سینکڑوں اشخاص کے روبرو میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار "فاروق" قادیان نے مرزا صاحب اور ان کے خاص خاص مریدوں کی شان میں ایک قصیدہ پڑھا اور مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہوریہ کی یوں تعریف کی ؎

کیا ہے راز طشت از بام جس نے علیسویت کا

یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں پکے مرزائی

دوستو! جسے شبہ ہو وہ ۷ ار جنوری ۱۹۰۸ کا اخبار "بدر" دیکھ لے جس میں یہ قصیدہ درج ہے۔

مناظرہ ۳

ایک جلسے میں مولانا نے مرزائیت کی تردید میں تقریر فرمائی اور کہا کہ مرزا صاحب اور ان کی جماعت چونکہ عقائد باطلہ کی حامل ہے اور اصولِ اسلام سے منحرف ہے۔ اس لیے وہ کافر ہے اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اس پر چند مرزائی بر افروختہ ہو کر اٹھے۔ اور مولانا سے کہنے لگے مولوی صاحب! کسی کو کافر کہنا بھی گالی ہے ہم گالی کا جواب گالی سے نہیں دینا چاہتے۔ کیونکہ "حضرت صاحب" فرماتے ہیں ؎

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو

کبر کی عادت جو دیکھو۔ تم دکھاؤ انکسار

نیز "حضرت" نے "کشتی نوح" میں لکھا ہے کہ کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو پس ہم آپ کی گالیوں کا جواب اللہ تعالے سے مانگنے اور اسی سے بدلہ چاہتے ہیں۔

مولانا ابو الوفا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ قادیانی دوستو! کافر کہنا گالی نہیں۔ ایک فتویٰ ہے جو ہر خارج از اسلام کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ آپ (مرزائی) بھی تو ہمیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کافر کہتے اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں پھر یہ تکفیر اگر الٹ کر آپ پر پڑ جائے تو غصہ کیوں اور غضب کس لیے۔ سنیے اور ٹھنڈے دل سے سنیے:۔

آپ کے قادیانی پیغمبر نے مسلمانوں کو عموماً اور علماء کو خصوصاً وہ غلیظ اور ناپاک گالیاں دی ہیں کہ شیطان بھی سنے تو کانوں میں روئی ٹھونس لے۔ چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

Www.KitaboSunnat.com

(۱) یُصَدِّقُ دَعْوَتِیْ اِلَّا ذُرِّیَّۃُ الْبَغَایَا (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷) یعنی جو میری دعوت قبول کر کے مرزائی نہیں ہوتا وہ حرام زادہ ہے اور فاحشہ رنڈیوں کا بچہ ہے۔

(۲) ان العدی صاروا خنازیر الفلا ونسائھم من دونھن الاکلب (نجم الہدیٰ ص ۱۰) یعنی میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

(۳) جو ہماری فتح کا قایل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں (انوار الاسلام ص ۳۰)

ابھی مولانا کچھ اور نبوت مرزا صاحب کے حسن خلق اور شیریں زبانی کا دبنا چاہتے تھے کہ مرزائی لاجواب ہو کر اٹھے اور سر کھجاتے چلے گئے۔

مناظرہ ۴

اسی قسم کے ایک اور جلسے میں مولانا مغفور نے مرزائیت کی تردید کے سلسلہ میں فرمایا کہ مرزا صاحب کی تحریر و تقریر میں بے حد تناقض و اختلاف پایا جاتا ہے حالانکہ یہ انبیاء کی شان کے خلاف ہے۔ اس جلسے میں چند مرزائی بھی بیٹھے تھے۔ وہ مولانا کے اس بیان سے سخت برہم ہوئے ان بدبختوں نے اسلام ہی پر اعتراض نہ کیے بلکہ حضور ختم رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر بھی حملے کیے۔ اور یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اکثر مرسلین کرام علیہم السلام بلکہ حضور اقدس فداہ ابی وامی روحی وقلبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام میں بھی تناقض پایا جاتا ہے۔ اور اس سے نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد قرآن حکیم بھی مبرا نہیں۔ حضرت فاتح قادیان نے ٹھنڈے دل سے اعتراضات سنے۔ پھر مہذبانہ طریق سے ان کا دندان شکن جواب دیا اور فرمایا کہ قادیانی دوستو! اگرچہ غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی و بے ادبی کا ایک لفظ سن کر بھی دریدہ دہنوں کو ایسی سزا دیں کہ پھر انہیں سر اٹھانے کی جرأت نہ ہو مگر جس ذات والا صفات پر تم نے حملے کیے ہیں ہم اسی کے اخلاق حسنہ پر عمل کرتے ہوئے تہذیب و شرافت سے اس کا جواب دیتے ہیں۔

مرزائے قادیان کے تناقضات

تم نے مرزا صاحب کی نسبت یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ان کی تحریر و تقریر میں کوئی تناقض و اختلاف نہیں۔ سو وقت اگرچہ تنگ ہے مگر چند حوالے اپنے نبی کی کتابوں کے سن لو، پھر جو جی میں آئے کہو سنو۔

(۱) مرزا صاحب اپنی کتاب ازالہ اوہام ص ۴۷۳ پر لکھتے ہیں کہ سچ تو یہ ہے "کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا"۔ یہاں انہوں نے مسیح علیہ السلام کو گلیل میں مارا اور وہیں اس کی قبر بتائی ہے مگر وفات مسیح کا مضمون جب کشتی نوح میں تحریر کرنے لگے ہیں۔ تو فوراً لکھ دیا کہ "مسیح اس زمین سے پوشیدہ طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آ گیا اور وہیں فوت ہوا (ص۵۳)" فرمائیے مرزائیو! ہم اس کے سوا کیا کہیں؟ کہ دروغ گو را حافظہ نباشد

(۲) آپ کے پیغمبر قادیانی آئینہ کمالات اسلام ص۶۸ پر رقمطراز ہیں کہ "حضرت مسیح علیہ السلام کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے۔ مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی"۔ یہی مضمون جب ازالہ اوہام کے ص ۳۰۷ پر تحریر فرمایا تو لکھا کہ "یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۴۔ مرزا صاحب ایک جگہ فتویٰ صادر کرتے ہیں کہ "لوگوں نے جو اپنے نام حنفی، شافعی وغیرہ رکھے ہیں یہ سب بدعت ہیں" (ڈائری کلام مرزا مس لہ بابت ۱۹۰۱ء) لیکن دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں۔ "ہمارے ہاں جو آتا ہے اسے پہلے ایک حنفیت کا رنگ چڑھانا پڑتا ہے۔ میرے خیال میں یہ چاروں مذہب اللہ تعالیٰ کا فضل ہیں۔ اور اسلام کے واسطے چار دیواری (ڈائری مذکور ص ۷۴)

حضرت فاتح قادیان مرزائے قادیان کے تناقضات و اختلافات ثابت کرنے میں مصروف تھے کہ ناگاہ ان کی نظر اس مقام پر پڑی جہاں مرزائی بیٹھے تھے۔ تو ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب آپ نے دیکھا کہ وہ جگہ خالی پڑی ہے اور مرزائی ڈرامائی طور پر کہیں فرار ہو گئے ہیں۔

مناظرہ ۵

یوں تو فاتح قادیان نے اپنی مشہور لاجواب تصنیف "الہامات مرزا" میں پیغمبر قادیانی کے الہاموں اور پیشگوئیوں کی خوب قلعی کھولی ہے۔ مگر جموں کے ایک اسلامی جلسے میں جب حضرت نے "مرزائیت" کے اصول کا پول ظاہر کیا تو چند قادیانی مقابلے کے لیے کھڑے ہوئے اور اپنے نبی کے الہامات اور پیشگوئیوں کو سچا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگے۔ حضرت مولانا نے درج ذیل "الہامات مرزا" کا جواب مانگا اور کہا کہ ان کے معانی و مطالب بھی وضاحت کے ساتھ سمجھائے جائیں۔

الہامات مرزا

۱۔ ھو شعنا نعسا (براہین احمدیہ ص ۵۵۶)

۲۔ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ ایلی آوس (البشریٰ جلد اول ص ۵۱)

۳۔ غثم۔ غثم۔ غثم (البشریٰ جلد دوم ص ۵۰)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۵۔ اِیلی اوس (البشریٰ جلد اول ص ۳۶)

۶۔ ایک دانہ کس کس نے کھایا (البشریٰ جلد دوم ص ۱۰۷)

۷۔ بعد ۱۱ انشاء اللہ (البشریٰ جلد دوم ص ۶۵)

یہ سات الہامات مولانا نے کاغذ پر لکھ کر مرزائیوں کے حوالے کیے اور جلسہ میں ان کا جواب لینا چاہا۔ قادیانیوں نے جب یہ الہامات ملاحظہ کیے تو پسینہ پسینہ ہو گئے۔ اور یہ کہہ کر ان کا جواب دینے سے انکار کر دیا کہ ہم مرکز (قادیان) کی اجازت کے بغیر ان کی تشریح و معانی نہیں بتا سکتے۔ مولانا ابو الوفا نے یہ "کورا جواب" سنا تو حسب عادت مسکرائے اور پھر فرمانے لگے۔

مرزائی دوستو! صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ

زبانِ شوخ من ترکی و من ترکی نمیدانم

مناظرہ ۶

ایک مجلس میں مرزائیت کا ذکر ہو رہا تھا۔ جب مرزا صاحب کی الوہیت کی نسبت بات چھڑی تو حضرت فاتح قادیان نے فرمایا کہ مرزائے قادیان خود خدا نہیں بلکہ ان کے صاحبزادے بھی خدا ہیں جو آسمان سے اتر کر زمین پر سکونت پذیر ہیں۔ حاضرین نے حوالہ طلب کیا تو فرمایا کہ مرزا صاحب اپنی تصنیف "البشریٰ" کے ص ۱۴۲ پر اپنے پیدا ہونے والے لڑکے کی نسبت لکھتے ہیں۔

فرزند دل بند گرامی و ارجمند۔ مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء۔ مطلب یہ ہے کہ میرا ہونے والا بیٹا صرف گرامی و ارجمند ہی نہ ہو گا وہ اول و آخر کا مظہر ہو گا۔ اس سے حق اور غلبہ ملے گا گویا کہ خود اللہ تعالیٰ آسمان سے اترے گا۔

مناظرہ ۷

ایک اجلاس میں حضرت فاتح قادیان "پیغمبر قادیان" کے دعاوی پر تقریر فرما رہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھے جب آپ نے کہا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک بار ارشاد فرمایا تھا کہ مجھے موسیٰ و عیسیٰ پر فضیلت نہ دو میں بھی پہلے نبیوں کی طرح ایک نبی ہوں لیکن مرزا صاحب نے خود کو تمام مرسلین سے افضل سمجھ رکھا ہے اور کل انبیاء کے کمالات اپنے اندر جمع کر لیے ہیں یہاں تک گستاخی کی ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن و فضائل کا اپنے کو مظہر ظاہر کیا ہے۔ اس اجلاس میں چند مرزائی بھی موجود تھے، جو غالباً جماعت لاہوریہ سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے انکار کیا کہ مرزا صاحب نے یہ دعویٰ کبھی نہیں کیا اور نہ کبھی ایسے الفاظ لکھے ہیں۔ وہ تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے۔ حضرت فاتح قادیان نے لاہوری مرزائیوں کا انکار سنتے ہی پہلے تو مرزا قادیان کے یہ دو شعر پڑھے۔

آدمم نیز احمد مختار ۔۔۔ در برم جامۂ ہمہ ابرار
منم مسیح زمان و منم کلیم خدا ۔۔۔ منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

(درثمین فارسی)

مرزائے قادیان تمام انبیاء کے مظہر ہیں

پھر فرمایا مرزائی دوستو! مرزا صاحب اپنی مشہور کتاب "حقیقۃ الوحی کے حاشیہ ص ۷۲ پر لکھتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھیرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، شیث ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد و احمد ہوں"۔

پھر اسی کتاب کے تتمہ ص ۸۴ پر تحریر کرتے ہیں:۔

"دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہ دیا گیا ہو۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے میں آدم ہوں، نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوں میں اسماعیل ہوں میں موسیٰ ہوں میں داؤد ہوں میں عیسیٰ بن مریم ہوں میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے۔ اور میری نسبت جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرائے میں۔ سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جائے۔ اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعے ظہور ہو۔"

اسی طرح مرزا صاحب نے براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۰ پر لکھا ہے۔" اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ جس قدر راست باز اور مقدس نبی گذرے ہیں۔ ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیے جائیں۔ سو وہ میں ہوں۔ حضرت فاتح قادیان نے ابھی تقریر ختم نہ کی تھی کہ لاہوری مرزائی کچھ جواب دیئے بغیر اٹھ کر چلے گئے اور ثابت کر گئے کہ واقعی مولانا فاتح قادیان ہیں۔

مناظرہ ۸

ایک بار عجیب واقعہ ہوا۔ لاہور میں لاہوری مرزائیوں کا جلسہ ہو رہا تھا اور آپ بھی کسی تقریب پر لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ مرزائیوں کو خدا جانے کیا سوجھی۔ کہ انہوں نے مولانا کی خدمت میں دعوت نامہ بدیں مضمون بھیج دیا کہ " ہمارے جلسہ میں تشریف لا کر رونق بڑھائیں اور حضرت صاحب کے اخلاق و عادات پر تقریر فرمائیں" مولانا نے رقعہ پڑھا تو اسی وقت اٹھے اور احباب سے پوچھے بغیر اور علیک سلیک کیے بغیر تیز تیز قدم بڑھاتے " احمدیہ بلڈنگ " پہنچ گئے۔ مرزائیوں نے انہیں دیکھا تو بڑی مسرت کا اظہار کیا اصل میں بزعم خود مولانا کو وہ پھانسنے میں کامیاب ہو چکے تھے اور سمجھتے تھے کہ ہم نے ان کو جلسہ میں بلا کر بڑا تیر مارا ہے۔ جب مولانا ان کی سٹیج پر تشریف لے گئے تو مرزائیوں نے احمدیت پائندہ باد کے پرجوش نعرے بھی لگائے۔

اخلاق مرزا

آخر میں جلسے نے مجمع عام میں مولانا سے کہا کہ ہم نے آپ کو اس لیے تکلیف دی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ آپ "حضرت مرزا صاحب" کے اخلاق، عادات، خصائل وغیرہ سے متعلق کچھ انکا بیان فرمائیں۔ چونکہ آپ مرزا صاحب سے ہمیشہ ملتے رہے ہیں ان کو دیکھتے رہے ہیں اور ان کے اخلاق وغیرہ سے بخوبی واقف ہیں اس لیے آپ سے زیادہ ان کے خصایل سے کون واقف ہوگا۔ اختلافات کو تو رہنے دیجیے ایک طرف آپ ان کے اخلاقی پہلو کو ضرور نمایاں کریں۔ مولانا نے تبسّم فرماتے ہوئے ان کی گذارش کو قبول کیا اور کھڑے ہوئے ہی فرمایا کہ احمدی دوستو! میں اپنے پڑوسی کے خصایل کیا بیان کروں جہاں تک مجھے یاد ہے اور جہاں تک میرا حافظہ کام کرتا ہے ان کے اخلاق کی نسبت یہی کہہ سکتا ہوں۔

میرے معشوق کے دو ہی نشاں ہیں

مولانا نے اس مصرعہ کو چند بار دو انگلیاں اٹھا کر دہرایا جب مرزائی سامعین دوسرے مصرعے کے لیے سراپا انتظار بن گئے تو پورا شعر یوں ادا فرمایا

میرے معشوق کے دو ہی نشاں ہیں
زبان پر گالیاں مجنوں سی باتیں

یہ شعر سنتے ہی مرزائیوں کی آنکھیں مچ گئیں مگر آپ ان کی جلسہ گاہ سے واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے اس کے بعد انہوں نے پھر آپ کو کبھی دعوت نہ دی۔

مناظرہ ۹

www.KitaboSunnat.com

ایک دفعہ مرزائیوں سے مناظرہ تھا اور مبحث متعین نہ ہونے پاتا تھا۔ مرزائی چاہتے تھے کہ مسئلہ حیات ممات پر گفتگو ہو اور مسلمانوں کی خواہش تھی کہ "مرزا جی کا آسمانی نکاح محمدی بیگم" زیر بحث آئے۔

محمدی بیگم کا نکاح

چنانچہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے بدلایل فرمایا کہ پہلے اسی موضوع پر بحث ہونی چاہیے مرزائی مناظر اٹھا اور اس نے طنزاً کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا محمدی بیگم سے کیا رشتہ ہے جو اسے اس کی اتنی حمایت مقصود ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب اُٹھے اور فرمایا عزیز من! محمدی بیگم سے ہمارا رشتہ اگر زیادہ سے زیادہ کہو تو "کل مؤمن اخوۃ" کے تحت یہی کہو گے کہ ہماری اسلامی بہن ہے۔ مگر ہم تو اس کی حمایت اس لیے کرتے ہیں کہ وہ تمہاری ماں ہے کیونکہ نبی کی بیوی امت کی ماں ہے۔ ہم کہتے ہیں اگر تم غیور ہو تو اپنی ماں کو گھر لا کر بٹھاؤ۔ وہ دوسرے گھروں میں کیوں پھر رہی ہے۔ بس آپ کا یہ کہنا تھا کہ مرزائیوں کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔

مناظرہ ۱۰

ایک دفعہ کسی مجلس میں ایک قادیانی نے پوچھا کہ مولانا! یہ جو بعض مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اگر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا نہ ہوتے تو خدا زمین و آسمان ہی کو نہ بناتا کہاں تک صحیح ہے۔

کل کائنات مرزائے قادیان کے لیے پیدا کی

حضرت فاتح قادیان نے فرمایا قادیانی صاحب اگرچہ یہ کوئی بنیادی عقیدہ نہیں مگر مسلمان غلطی پر ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے اصل میں مرزا صاحب کے لیے آسمان پیدا کیے ہیں اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ انہیں کے لیے بنایا ہے۔ اس جواب سے قادیانی حیرت زدہ ہوا اور تعجب سے مولانا کی طرف دیکھنے لگا۔ حضرت نے فرمایا حیران ہونے کی ضرورت نہیں مرزا صاحب کا الہام ہے لولاك لما خلقت الافلاك (البشریٰ جلد دوم ص ۱۱۲) اسی طرح آپ کو الہام ہوا کلٌّ لك ولامرك (البشریٰ جلد دوم ص ۱۲۶) یعنی دنیا میں جو کچھ ہے تیرے لیے ہے اور تیرے حکم کے لیے ہے مرزائی نے یہ جواب سنتے تو گھٹنوں میں سر دبائے بت بنا بیٹھا رہا۔

مناظرہ ۱۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اصحاب و علماء جمع تھے۔ اور ان میں دو تین قادیانی بھی بیٹھے تھے۔

مرزائے قادیان کا حضرت امام حسینؓ سے دعویٰ افضلیت

ایک شیعہ صاحب حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب بیان کرنے لگے تو حضرت فاتح قادیان نے فرمایا چھوڑو بھی یار اس پرانے قصّے کو۔ اب تو پنجاب میں ایک ایسا شخص پیدا ہو چکا ہے۔ جو امام حسینؓ سے بھی افضل ہے شیعوں کو چاہیئے کہ اب اس کا ذکر کیا کریں۔ اور اس کی فضیلت مان لیں۔ کسی نے پوچھا وہ کون شخص ہے؟ فرمایا مرزائے قادیان! اس پر مرزائی صاحب بولے کہاں لکھا ہے حضرت صاحب نے کہ میں حسین ہوں اور حسین سے بھی افضل ہوں؟ آپ نے فرمایا میں ابھی بتاتا ہوں۔ سنو! مرزا صاحب "دافع البلاء" کے ص ۱۳ پر لکھتے ہیں :۔

"اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ حسین سے بڑھ کر ہے پھر اپنے مجموعۂ کلام معروف بہ "درثمین" میں فرماتے ہیں ؎

کربلائیست سیر ہر آنم   صد حسین است در گریبانم

مناظرہ ۱۲

جن دنوں میں حضرت فاتح قادیان زیارت بیت اللہ شریف سے مشرف ہونے کے لیے حج پر جا رہے تھے ان دنوں ایک روز عرشہ جہاز پر علم و عرفان کی مجلس منعقد ہوئی اصحاب اہل علم شریک محفل تھے اور آپ حج کے مسایل و فضایل بیان فرما رہے تھے۔

قادیان مثل مکہ مکرمہ ہے

اسی اثنا میں معلوم ہوا کہ ایک قادیانی صاحب بھی حج پر جا رہے ہیں۔ مولانا نے مخاطب ہو کر قادیانی صاحب سے فرمایا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ مکہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حج کے لیے جا رہا ہوں۔ فرمایا! واہ صاحب! آپ نے ناحق تکلیف اٹھائی۔ روپیہ الگ خرچ کیا اور سفر کی صعوبت الگ برداشت کی بھلا آپ کو حج کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ آپ کے پیغمبر کا مرتبہ سنگ اسود کے برابر اور قادیان کا درجہ مکہ کے برابر ہے مرزائی یہ سن کر خشمگین ہوا تو آپ نے فرمایا۔ مرزا صاحب البشریٰ جلد اول ص ۴۸ پر لکھتے ہیں کہ شخصے پائے من بوسید من گفتم کہ سنگ اسود منم یعنی ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما تو میں نے کہا کہ میں ہی سنگ اسود ہوں۔ پھر مرزا صاحب درثمین ص ۵۲ میں فرماتے ہیں ؎

زمین قادیان اب محترم ہے

ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

قادیان کے سالانہ جلسہ میں آنا نفل حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں محرومی کیوں کہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔

آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲

عرب نازاں ہے گر ارض حرم پر

تو ارض قادیان فخر مجسم ہے

الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۳۲ء

مناظرہ ۱۳

ایک بار گورداسپور میں سکھوں کا جلسہ ہوا۔ ان دنوں پنجاب میں سکھ مسلم فساد زوروں پر تھا۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے حضرت فاتح قادیان کو بھی شریک جلسہ ہونے کی دعوت دی۔ اور گذارش کی گئی کہ ملکی اتحاد و اتفاق پر تقریر فرمائیں تاکہ فساد نہ ہو۔ آپ تشریف لے گئے اور بلیغ و پُرتاثیر تقریر فرمائی۔

مرزا صاحب کا سکھوں سے تعلق

دوران تقریر آپ نے مرزائیت کا ذکر چھیڑا اور سکھوں سے کہا کہ وہ مرزائی نس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مہاراجہ صاحب قادیان کا احترام کریں۔ اور ان کی امت کے ساتھ ادب سے پیش آئیں کیونکہ پیغمبر قادیان بھی کچھ نہ کچھ سکھوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جلسے میں چونکہ رنگا رنگ کی مخلوق تھی۔ ہندو، سکھ، عیسائی، مسلمان اور مرزائی وغیرہ آئے ہوئے تھے۔ جب مولانا نے یہ الفاظ کہے تو چند قادیانیوں کا پارہ چڑھ گیا اور انہوں نے شور مچا دیا۔ مولوی صاحب! اپنے الفاظ واپس لو اور تحریری معافی مانگو ورنہ دعویٰ کیا جائے گا۔ حضرت فاتح قادیان مسکرائے اور فرمایا قادیانی دوستو! اگر میں نے مرزا صاحب کو مہاراجہ اور سکھوں سے قریبی تعلق رکھنے والا کہا ہے تو بے جا نہیں کہا۔ ان کے اس "الہامی نام" کی مناسبت سے کہا ہے جو ان کے خدا نے بذریعہ وحی ان کو بتلایا تھا۔ چنانچہ سن لیجیے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا اسم شریف "امین الملک جے سنگھ بہادر" رکھا گیا ہے۔ اور نہ ہو تو البشریٰ کی جلد دوم ص ۱۱۸ دیکھیے اور سا اطمینان فرمائیے۔

مناظرہ ۱۴

لاہوری مرزائی قادیانیوں سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے نبوت مرزا سے دیدہ دانستہ انکار کر کے مرزا صاحب کے دعاوی کو توڑ موڑ کر پیش کیا ہے۔ یہ خطرناک پارٹی عامۃ المسلمین میں ظاہر کرتی ہے کہ منکرین مرزا کافر نہیں ہیں بلکہ غیر قادیانی گمراہ ہیں۔ اس لیے بعض کم علم اور سادہ مسلمان اسی بات پر ان کے جھانسے میں آ جاتے ہیں۔ چنانچہ کسی ایک اجلاس میں لاہوری مرزائیوں اور حضرت فاتح قادیان کے درمیان اسی موضوع پر بات چھڑ گئی۔ لاہوریوں کا دعویٰ تھا کہ مرزا صاحب نے اپنے منکرین کو کافر نہیں کہا یہ سب خلیفہ قادیان اور ان کی جماعت کے گھڑے ہوئے مسائل ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ لاہوری دوستو! یہ بات کہنے سے پہلے اپنے نبی کی کتابوں سے چند حوالے پیش کرتا ہوں غور سے سنیے!

مرزائے قادیان معیار ایمان ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۔ مرزا صاحب حاشیہ حقیقۃ الوحی ص۱۶۳ پر لکھتے ہیں۔ "جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دے کر کافر ٹھہراتا ہے۔ اس لیے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔

مرزا صاحب کا انکار کفر ہے۔

۲۔ کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا مانتا ہے جس کے سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لیے کہ وہ خدا اور رسول کا منکر ہے کافر ہے اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹

۳۔ قل لو ان فیکم منسیر لیس بشئ۔ اس الہام میں خداوند تعالیٰ نے کفار مولویوں کا مقولہ بیان فرمایا ہے۔ (البشریٰ جلد دوم ص ۷۰)

۴۔ مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول قادیان کا بھی فرمان سنیے۔ ان کی ایک نظم مرزا صاحب کی زندگی کے بعد اخبار "الحکم" قادیان بابت ۱۸ اگست ۱۹۰۸ء میں چھپی تھی جس کے دو شعر یہ ہیں ؎

اسم او اسم مبارک ابن مریم مے نہند
آں غلام احمد است و میرزائے قادیان
گر کسے آرد شکے در شانِ آں کافر است
جائے او باشد جہنم بے شک وریب وگمان

۵۔ مرزا صاحب اپنے ایک مخالف میاں شمس الدین کی نسبت لکھتے ہیں اگر میاں شمس الدین کہیں کہ پیران کے مناسب حال کونسی آیت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت مناسب ہے ما

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دعاء الکافرین الا فی ضلال (تفہیم ابلاغ ص ۱۱)

مرزا صاحب درثمین میں فرماتے ہیں ؎

کیسے کافر ہیں [illegible] مانتے ہی نہیں

ہم نے سو سو طرح سے سمجھایا

حضرت فاتح قادیان کا جواب سن کر لاہوریوں نے بااقرار اعتبار کی

ناظرین تمکین! یہ ان محفلوں، مجلسوں اور اجتماعوں کا مختصر تذکرہ ہے جن میں حضرت فاتح قادیان نے مرزائیت کی دھجیاں اڑائی ہیں۔ باقاعدہ مناظروں میں آپ قادیانیت کے خلاف وہ رموز و نکات بیان فرماتے کہ سامعین حیران رہ جاتے۔

لطف یہ کہ حضرت مولانا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی

خداداد ذہانت و فطانت کے طفیل مرزا صاحب کی کتابوں

اور قادیانی لٹریچر پر اتنا عبور تھا کہ جب مخالف کوئی دلیل پیش کرتا تو آپ

کتب مرزا ہی سے اس کی تردید فرما دیتے حافظہ اتنا تیز تھا کہ ہزارہا کتابوں

رسالوں اخباروں، ٹریکٹوں اور پمفلٹوں کے حوالے ازبر یاد تھے سالم کی سالم

عبارتیں دماغ میں محفوظ تھیں اور ضرورت کے وقت نہ صرف کتاب کا نام بلکہ صفحہ

تک زبانی یاد تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت فاتح قادیان کی مناظرانہ خصوصیات ۔

آپ کے مناظروں میں جو خصوصیات تھیں وہ بہت کم دوسرے مناظروں میں پائی گئیں

(۱) آپ فریق ثانی کی کبھی تحقیر و تذلیل نہ کرتے بلکہ عزت کرتے اور کشادہ پیشانی آتے ۔

(۲) اعتراض کے جواب میں آپ کے الفاظ ہمیشہ مختصر ہوتے مگر پُر معنی ہوتے

(۳) دقیق سے دقیق مضمون کو بھی عام فہم طریق پر بیان کرنے اور شعر و اشعار سے اس میں رنگینی پیدا کرنے کا آپ کو خاص ملکہ تھا

(۴) حاضر جوابی تو گویا آپ پر ختم تھی آپ جیسا حاضر جواب کہیں بھی دیکھنے میں نہیں آیا آپ کے انتقال پُر ملال پر مدیر " زمیندار " نے جو شذرہ لکھا تو اس میں یہ الفاظ بھی ارقام فرمائے کہ " مولانا کی وفات حسرت آیات کے ساتھ ہی دنیا سے حاضر جوابی ختم ہوگئی "

(۵) آپ پر کسی مناظرہ میں کبھی کوئی گھبراہٹ واقع نہیں ہوئی بلکہ آپ مناظرہ ہمیشہ نہایت طمانیت اور وقار سے کیا کرتے تھے ۔

(۶) مناظرہ میں آپ کا انداز ہمیشہ عالمانہ رہا، آپ نے عامیانہ انداز کبھی بھی اختیار نہیں فرمایا ۔

(۷) آپ فریق ثانی کو کبھی بحث سے باہر نہ نکلنے دیتے اور گھیر گھار کر اصل بحث پر لے آتے تھے ۔

(۸) آپ مناظرہ میں ہمیشہ اصول مناظرہ کو پیش نظر رکھتے اور دیگر علوم فنون کی طرح مناظرہ بھی اصول پر کیا کرتے ۔

(۹) شرائط مناظرہ میں آپ نے ہمیشہ فراخ دلی سے کام لیا اور بار ہا فریق ثانی کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ناجائز سے ناجائز شرط کو قبول کیا تاکہ وہ کہیں اس بہانہ سے راہ فرار نہ اختیار کرے۔

(۱۰) آپ نے میدانِ مناظرہ میں کبھی کوئی جواب بلا حوالہ یا خلاف حوالہ پیش نہیں کیا بلکہ جوابات کی ہمیشہ دلائل ہی سے کی۔

ہفت روزہ اہلِ حدیث

حضرت فاتح قادیان رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیت کی تردید میں شروع شروع میں ایک مستقل ہفت روزہ بنام" مرقع قادیانی" بھی شائع کیا تھا جس میں آپ مرزائیت کی خوب خبر لیتے کچھ عرصہ کے بعد اس ہفت روزہ کو بند کر کے اس کی جگہ پر "اہلحدیث" ہفت نامہ شائع کیا جو کہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء میں شائع ہوا اور جولائی ۱۹۴۷ء میں فسادات کی وجہ سے بند ہو گیا۔

پورے چوالیس سال پرچہ کا جاری رہنا۔

گویا کہ یہ رسالہ "ہدایت مقالہ" پورے ۴۴ سال بلا ناغہ خدمت اشاعت اسلام میں مصروف رہا۔

ردِ قادیانیت مستقل موضوع۔

اس رسالہ میں ایک مستقل عنوان مرزائیت کے متعلق بنام "قادیانی مشن" بھی ہوتا تھا اس کے تحت مرزائیت کے ردو انسداد میں مضمون شائع کئے جاتے اور بہت مدلل و دلچسپ ہوتے۔ چونکہ قادیانیت مسلمانوں کے ایمان و عقائد پر بری طرح ڈاکہ ڈال رہی تھی اور محمدیت کی جگہ غلام احمدیت کو فروغ دے رہی تھی اس لئے حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ اس پر خاص توجہ فرماتے۔ اور اس کی تنقیص و تعریض، تردید و تنقید کے لئے راہوار قلم کو خوب حرکت میں لاتے۔ بارہا ایسا بھی ہوا۔ کہ ان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب مدعی مسیح موعود کا اعلان
مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یستنبئونک احق ھو قل ای و ربی انہ لحق

جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب ۔ السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔

مدت سے آپ کے پرچہ "اہلحدیث" میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود و کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں ۔ اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ سراسر افترا ہے ۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا ۔ اور صبر کرتا رہا ۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں ۔ اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں ۔ اور مجھے ان گالیوں ان تہمتوں اور ان الفاظ کے ساتھ یاد کرتے ہیں ۔ کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا ۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں ۔ جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا ۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفتری اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے ۔ اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے ۔ تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے ۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنۃ اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا جو انسان کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے کہ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک! بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے۔ جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے۔ اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے۔ تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے۔ حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے۔ جن کو فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا۔ اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں۔ جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لک بہ علم پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا۔ اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذریعے سے میرے سلسلے کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے۔ یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک! تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے۔ کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ احمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و ایدہ

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ہجری ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

مرزا صاحب پورا ایک سال ایک ماہ ۱۲ دن بعد دنیا سے چل بسے۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اس اشتہار کی تاریخ اشاعت سے ایک سال ایک ماہ اور بارہ دن بعد مرزائے قادیان خود اپنی دعا یا پیشگوئی کے بعد سچے کی زندگی میں بمرض ہیضہ مہلکہ ہلاک ہو گئے اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنے کذب کی تکذیب پر مہر تصدیق لگا کر ثابت کر گئے کہ جھوٹے مدعی سچوں کی زندگی میں تباہ ہوا کرتے ہیں۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب ہلاکتِ مرزا کے بعد برابر چالیس سال تک زندہ رہے اور مرزائیوں سے بحثیں اور مناظرے کرتے رہے۔ مگر ان کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ تکذیب مرزا کی وجہ سے ان کو ذرا آنچ نہ آئی۔ خدائے حفیظ نے انہیں طاعون، ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بچایا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور جو شخص اپنے دعاوی باطل کے ساتھ میدان میں کودا اور حضرت مولانا کو شکار کرنا چاہا۔ وہ آپ اپنے دام میں آپ آگیا۔ مرزائی دوست اس سبز اشتہار کے متعلق اکثر کہا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ مرزا صاحب نے اس میں یہ شرط رکھی تھی۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب توبہ کر لیں گے تو ان پر عذاب نازل نہ ہوگا اور امراضِ مہلکہ سے محفوظ رہیں گے۔ لہذا مولوی ثناء اللہ صاحب خوف کی وجہ سے تائب ہو گئے اور ہلاکت سے بچے رہے۔ مگر جب مرزائیوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ مولانا کی کوئی ایسی تحریر پبلش کریں۔ جس سے ان کی توبہ ثابت ہو جائے۔ تو ٹامک ٹوئیاں مار کر چپ سادھ لیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا مرحوم ہمیشہ قادیانیوں کو للکارتے رہے کہ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین اگر تم سچے ہو تمہارا پیغمبر سچا ہے۔ تو میرا توبہ نامہ سرا جلاس پیش کرو اور ثبوت دو۔ کہ تمہارے نبی سچے کی زندگی میں ہلاک نہیں ہوا لیکن مرزائیوں سے کبھی اس کا جواب بن نہ آیا' انہوں نے اندھے کی طرح اندھیرے میں بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر کچھ حاصل نہ ہؤا۔ اور پلّے پڑا تو یہی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو چکا ہے۔

مناظرہ لدھیانہ

چنانچہ ایک دفعہ مرزائیوں سے اس موضوع پر مناظرہ بھی ہوا یہ مناظرہ لدھیانہ میں ۱۹۱۲ء میں ہؤا تھا۔ اور عام طور پر یہ مناظرہ "انعامی مباحثہ" کے نام سے مشہور ہے۔ کیونکہ اس مناظرہ میں امام المناظرین نے مرزائیوں سے تین صد روپیہ انعام حاصل کیا تھا۔ موضوع جو زیر بحث تھا۔ وہ مرزا صاحب کا آخری اشتہار "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" تھا جس کا تفصیلی ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ چونکہ مرزائی اس کی تاویل کرتے تھے۔ اور اسے ماننے کے لئے تیار نہ تھے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کے متعلق کوئی آخری فیصلہ ہو۔ چنانچہ ہو گیا۔ لدھیانہ میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فریقین نے اس شرط پر مناظرہ کیا کہ جو فریق شکست کھا جائے۔ وہ تین صد روپیہ تاوان دے تاکہ یہ سند رہے اور وہ فریق آیندہ کے لئے اس موضوع پر زبان نہ کھولنے پائے۔ چنانچہ فریقین نے لدھیانہ کے مشہور پلیڈر سردار بچن سنگھ بی-اے ایل ایل بی کو منصف مان لیا کہ وہ فریقین کے دلائل اور بیانات سننے کے بعد جو فیصلہ دیں گے۔ وہ مسلم ہوگا۔ اور انہی کے فیصلہ پر تین سو روپیہ فریق ثانی کو دے دیا جائیگا چنانچہ ادھر سے حضرت مولانا ثناء اللہ فاتح قادیان سامنے آئے۔ اور ادھر سے منشی قاسم علی قادیانی پیش ہوئے۔

حضرت فاتح قادیان

فریقین نے دھؤاں دھار تقریریں کیں۔ اور اس موضوع پر مرزا صاحب کی تحریرات سے جتنا مواد فراہم ہوسکتا تھا پیش کر دیا۔ جس پر سرپنچ نے غور و خوض کے بعد فیصلہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے حق میں دیا اور مرزائیوں سے تین سو روپیہ لے کر مولانا کو دلوا دیا۔ اور صحیح معنوں میں مولانا کو "فاتح قادیان" ثابت کر دیا۔ اس مناظرہ کی پوری روئداد رسالہ "فاتح قادیان" میں درج ہے۔ جو کئی بار چھپ چکا ہے۔ حضرت مولانا مرحوم اکثر فرمایا کرتے تھے ؎

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مرگیا

مرزائے قادیان کے بعد حضرت ثناء اللہ کا چالیس سال تک زندہ رہنا۔

حضرت مولانا فاتح قادیان رحمۃ اللہ علیہ مرزا صاحب کی ہلاکت کے بعد پورے چالیس سال زندہ رہے تقسیمِ ملک کے بعد آپ لاہور چلے آئے۔ لاہور سے گوجرانوالہ اور گوجرانوالہ سے سرگودھا منتقل ہو گئے۔ صدمات نے آپ کو نڈھال کر دیا تھا اپنے لائق فرزند مولانا عطاء اللہ مرحوم کا امرتسر میں شہید ہو جانا اور آپ کے نہایت قیمتی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتب خانہ کا ضائع ہونا ان دو چیزوں نے آپ کی طبیعت پر گہرا اثر ڈالا۔ پاکستان میں آتے ہی بیمار رہنے لگے۔

حضرت مولانا ثناء اللہ کا انتقالِ پُر ملال

سرگودھا میں تو آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی بالآخر یہ علم و فضل زہد و تقویٰ کا چاند اس دارِ فانی میں ۸۰ سال گزارنے کے بعد ۱۳۶۷ھ ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء بروز پیر بوقت صبح غروب ہوگیا اور ہمیشہ کی نیند سرگودھا کی زمین میں سوگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ؎

قوم کا اک چراغ تھا نہ رہا
ایک عالی دماغ تھا نہ رہا

مولانا مرحوم یہ اشعار بکثرت پڑھا کرتے تھے جو کہ الہام ثابت ہوئے۔

مارا دیارِ غیر میں لا کر وطن سے دور
رکھ لی مرے خدا نے مری بیکسی کی لاج

⁂

شہر میں چین نہ جنگل میں اماں ملتی ہے
دیکھیے! قبر مسافر کو کہاں ملتی ہے

جس روز حضرت نے وفات پائی اسی روز یعنی ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو پاکستان ریڈیو پر آپ کی رحلت کی خبر براڈ کاسٹ ہوئی ٹلغرافی کے آلات حرکت میں آئے۔ اور بجلی کی طرح پاک و ہند کے طول و عرض میں مہر العلوم کے غروب ہونے کی خبر پھیل گئی۔ آپ کی فوتیدگی کی اطلاع جس جس نے سنی سراسیمہ رہ گیا۔ ملت اسلامیہ اپنے اس ناقابلِ تلافی نقصان پر سوگوار ہوئی۔ پاکستانی اور بھارتی جرائد نے ماتمی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رنج و افسوس کا اظہار کیا علاوہ ازیں تمام اسلامی ممالک میں آپ کا ماتم منایا گیا۔

نصف صدی سے زاید عرصہ تک دین حق کی خدمت کرنا۔

سچ ہے موت العالِم موت العالَم۔ ایک عالم دین کی موت گویا سارے جہان کی موت ہے۔ پھر عالم بھی وہ جو باعمل تھا۔ سنت نبوی کا شیدا تھا۔ جس نے نصف صدی سے زائد عرصہ تک دین مقدس اور ملتِ اسلامیہ کی خدمت کی۔ اس کو کفار اشرار کی مہلک فتنہ انگیزیوں سے بچایا تمام عالم اسلام اس کے لئے کیوں سوگوار نہ ہو۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

شعرا نے مرثیے کہے۔

آپ کے انتقام پُر ملال پر شعراء نے مرثیے کہے چنانچہ ہم ذیل میں مولانا نور حسین صاحب گھرجاکھی رحمۃ اللہ علیہ نے جو مرثیہ کہا درج کرتے ہیں۔

مولانا نور حسین گرجاکھی کا مرثیہ

خدا کا نیک بندہ جب کوئی دنیا سے جاتا ہے
زمین و آسماں تو کیا عرش بھی کانپ جاتا ہے
زمیں سہمی ہوئی تھی آسماں آنسو بہاتا تھا
کہ یہ غازی خدا کے دین کا ڈنکا بجاتا تھا
وہ سورج علم کا غائب ہوا یکسر نگاہوں سے
وہ نوری چاند غائب ہوگیا یکدم نگاہوں سے
وہ عالم تھا مجاہد تھا۔ محدث تھا زمانے کا
وہ ہر میدان کا غازی مجدد تھا زمانے کا
ہمیشہ اہلِ بدعت کو نبی کی راہ بتاتا تھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ غازی ہر جگہ توحید کے دریا بہاتا تھا
ادھر توحید فی التثلیث کو باطل بتاتا تھا،
قدامت روح و مادہ کے ادھر پرزے اڑاتا تھا
دیانندی پلندے کا اسی نے راز پھوڑا تھا
دھرم پالی مکائید کو اسی نے مار توڑا تھا
نبوت قادیانی کو کبھی رگڑا لگاتا تھا،
وہ قادیلی قلعہ ان کا دلائل سے گراتا تھا
جوانمردی سے ہر اک معرکے میں پہنچ جاتا تھا
وہ ہر میدان آتا ہوا جرأت دکھاتا تھا
وہ بحر علم تھا جس وقت طغیانی میں آتا تھا
مناظر بالمقابل کا کلیجہ کانپ جاتا تھا
مناظر تھا، مجاہد تھا، وہ سب علموں میں اعلم تھا
غرض وہ قوم اپنی میں سپہ سالار اعظم تھا
زباں عربی و اردو میں لکھی ہیں چار تفسیریں
خزینہ علم و حکمت کا گل و گلزار تفسیریں
مفسر تھا کلام اللہ کا وہ محبوب حقانی
وہ اپنے دور کا رازی و ابن تیمیہ ثانی
وہ گنجینہ محبت کا وہ اُلفت کا خزانہ تھا
محبت اُن کا شیوہ تھا وطیرہ عالمانہ تھا
نگاہوں میں تبسم تھا زباں میں خوش بیانی تھی
شریفانہ تکلم تھا سمندر سی روانی تھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کبھی اس نے نظر ڈالی نہ تھی اسباب زینت پہ
خدا رحمت کرے اس پاک بازو پاک طینت پہ
وہ اپنا فرض پورا کر چکا تھا بحر ہستی میں
بالآخر سو گیا آ کر وہ سرگودھا کی بستی میں
وہ علم و فضل کا سورج قوی پنجہ مناظر تھا
وہ "فاتح قادیان" اسلام کا گوہر نادر تھا
۱۳۶۷ھ

حضرت مولانا ثناء اللہ کا لگایا ہوا پودا

حضرت فاتح قادیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو جماعت مرزائیوں کا مقابلہ کرنے کے تیار کی تھی اس میں سر فہرست مولانا عبداللہ صاحب معمار کا نام نامی اسم گرامی ہے

مولانا عبداللہ معمار رحمۃ اللہ علیہ۔

مولانا امرتسر میں پیدا ہوئے۔ وہیں اپنے بچپنے کے دن گزار کے جوان ہوئے۔ اور وہیں سے اپنی علمی زندگی کا آغاز کیا۔ مولانا کی پیدائش امرتسر کے ایک غریب گھرانے میں ہوئی باقاعدہ تعلیم صرف چار جماعت تک ہی حاصل کر سکے۔ گھر کے حالات کچھ ایسے دور سے گزر رہے تھے۔ کہ تعلیم کی گاڑی ابتدا میں چل ہی نہ سکی۔ غضب کے ذہین اور معاملہ فہم تھے۔ جب سن و سال کی ابتدائی منزلیں ذرا زیادہ ہوئیں اور عقل و دانش چمکنے لگی۔ تو دیکھا فضا پر مرزائیت محیط ہے۔ اور اس کے اثرات بڑے بڑے ذہنوں پر مسلط ہوتے جا رہے ہیں۔ اس زمانے میں مرزائیوں کے "علماء" بغل میں اپنے لٹریچر کا پلندا لئے لوگوں کے ایمان کو مجروح کر رہے تھے۔ اور ان کے خیالات و معتقدات کا بری طرح تعاقب کر رہے تھے۔ حضرت مولانا ثناء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ اور کچھ اور بزرگ ان دنوں مرزائیوں کا صحیح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توڑ تھے ۔ مرزا صاحب کی "نبوت" کے منہ زور گھوڑے کی لگام آغاز ہی میں جن لوگوں نے کھینچی مولانا ثناء اللہ مرحوم مغفور ان میں سرفہرست تھے ۔ مولانا جب مناظرات پر تشریف لے جاتے تو ایک تماشہ بین کی حیثیت سے مولانا عبداللہ معمار بھی ان کے ساتھ ہو لیتے ۔ عمر میں ابھی بہت نیچے تھے ۔ لیکن اس قسم کی محفلوں اور مذہبی و تحقیقی مجالس میں شرکت کا شوق رکھتے تھے ۔ یہ شوق رفتہ رفتہ ایک لگن کی صورت اختیار کر گیا ۔ اور ذہن و دماغ نے وقت کی رفتار سے متاثر ہو کر مرزائی لٹریچر کو سمیٹنا شروع کر دیا ۔ کام شروع ہی سے عمارت کا کرتے ۔ لیکن جب وقت ملتا تو مرزا صاحب کی تصنیفات کو لے بیٹھتے ۔ آدمی ذہین تھے ۔ بہت تھوڑی مدت میں مرزا کی تمام مطبوعات کے پلندے کو حافظہ نے محفوظ کر لیا اور اس کے ایک ایک ورق کو کھنگال ڈالا ۔ اس کے تمام نشیب و فراز پر قدرت حاصل کر لی ۔ اور اس کے مالہ و ماعلیہ پر خوب عبور ہو گیا ۔ پھر مرزائیوں کے خلاف پبلک جلسوں میں تقریریں کرنے لگے ۔ اس سے ہچکچاہٹ سی دور ہو گئی اور زبان حافظہ کے خزانہ میں محفوظ معلومات کو لے کر مرزائیوں کے بخیئے ادھیڑنے لگی ۔

فاضلِ مرزائیت

مولانا ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی قوت فہم ، حاضر جوابی اور ان اوصاف کا موازنہ کر کے جن کا ایک مبلغ اسلام میں ہونا زبس ضروری ہے ۔ ان کو خاص طور پر مرزائیوں کے مقابلہ کے لئے تیار کرنا شروع کر دیا ۔ جوہر قابل تھا ۔ بہت جلد اپنی محنت اور مولانا کی کوششوں سے مرزائیوں کے خلاف فن مناظرہ میں ایک خاص مقام حاصل کر گئے ۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم کو ان پر فخر تھا ۔ مناظرہ علم کی کشتی اور عقل کے دنگل کا نام ہے ۔ اس لئے اس میں سنجیدگی اور متانت کو بہت کم دخل ہوتا ہے ۔ زیادہ یہی ہوتا ہے ۔ کہ فریقین اپنے علم و فضل کی نمائش ہی کرتے ہیں ۔ اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

پوری کوشش کرتے ہیں کہ فریق مخالف پیچ در پیچ باتوں کی زلف گرہ گیر میں پھنس کر رہ جائے مگر مولانا معمار مرحوم کا انداز بیان اس نوع کا تھا کہ وہ مخالف کے سامنے دلائل و براہین کے انبار لگا دیتے اور اس کو مجبور کر دیتے کہ اس میدان میں محض باتوں سے کام نہیں چلے گا ٹھوس اور قطعی دلائل کی ضرورت ہے۔ کبھی آپے سے باہر نہیں ہوتے تھے۔ اترانتے نہیں تھے گھبرا جانا نہیں جانتے تھے۔ نہایت منکسر المزاج حلیم الطبع اور مرزائی مواد کے ماہر اور اس پر عمیق نگاہ رکھتے تھے۔ مرزا صاحب جو جو عجائبات اپنے ترکہ میں چھوڑ گئے ہیں۔ وہ سب ان کے ذہن میں محفوظ تھے۔ اور اسی لٹریچر سے ان کو خاص انس اور والہانہ شغف تھا۔ اگست ۱۹۴۷ء کے خونی انقلاب میں جب تمام ملک نفسی نفسی کے علاوہ سب کچھ بھول چکا تھا۔ مشرقی پنجاب میں ریاست پٹیالہ اور امرتسر کی سرزمین تو خصوصیت سے مسلمانوں کے لہو کی نہروں سے لالہ زار بن گئی تھی۔ اس زمانے میں تاریخ نے مظالم کو دھکیل کر انسانیت کے اس قدر ہم آغوش کر دیا تھا کہ کسی شخص کو کسی چیز کے اٹھا کر ساتھ لے جانے کا خیال تک بھی نہیں آتا تھا۔ لیکن مولانا معمار امرتسر سے آخری دفعہ رخصت ہوتے وقت مرزائی ذخیرہ اور مرزا صاحب کے کلام کا ایک ورق بھی چھوڑ کر نہیں آئے۔ گھر بار کا کوئی سامان نہیں لا سکے۔ لیکن اس ڈھیر میں سے ایک حرف بھی ضائع نہیں ہونے دیا۔ کہا کرتے تھے۔ یہ میری تمام عمر کی کمائی ہے مرزا صاحب کی پرانی تصنیفات کے بعض عجیب قسم کے حصے کو نئے ایڈیشنوں سے مرزائیوں نے یا تو نکال دیا ہے یا اس کو کافی حد تک بدل دیا ہے۔ مگر ان کے پاس اپنے خاص خاص نوٹوں سے پرانی مطبوعات ہی تھیں۔ جن سے مرزائی امت اکثر بوکھلا جاتی ہے۔ ۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے۔ کہ کوٹ کپورہ (ریاست فرید کوٹ) میں ایک مرزائی لڑکی کی شادی تھی۔ برات غالباً قادیان سے آئی تھی۔ ان میں ایک صاحب عبدالغفور مناظر بھی تھے انہوں نے مرزا صاحب کی نبوت کے ثبوت میں رات کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک تقریر جھاڑ دی۔ مسلمانوں پر اس کا اثر الٹا ہوا۔ اس زمانے میں مولانا عطاء اللہ صاحب حنیف وہیں تشریف رکھتے تھے۔ وہ امرتسر سے مولانا کو لے کر شام کی ٹرین سے کوٹ کپورہ پہنچ گئے۔ مولانا عطاء اللہ فرماتے تھے۔ کہ جب میں ان کو لینے کے لئے گیا تو وہ کسی کا مکان بنا رہے تھے۔ مرزائیوں کی شرارت کا سنتے ہی فوراً تیار ہو گئے شہر میں منادی ہو گئی۔ لوگوں کے ہجوم سے عیدگاہ کا میدان بھر گیا۔ مولانا نے مسلسل دو گھنٹے تقریر کی۔ مولانا نے اپنی تقریر میں مرزا صاحب کی کتابوں سے عبارتوں کی عبارتیں زبانی سنا دیں تو لوگ ان کی ذہانت پر بہت حیران ہوئے۔ ان کی بہت سی تصانیف ہیں۔

محمدیہ پاکٹ بک

محمدیہ پاکٹ بک تو ان کی منصفات میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ ہم پورے یقین سے کہتے ہیں کہ جو شخص بڑی توجہ سے محمدیہ پاکٹ بک کا مطالعہ کرے گا وہ مرزائیت سے کبھی بھی متاثر نہیں ہوگا۔ مولانا مخلص اہل حدیث تھے۔ انقلاب کے دوران امرتسر کو خیرباد کہہ کر گوجرانوالہ آ رہے۔ کچھ دیر یہاں رہے پھر ان کو چنیوٹ کی جماعت مرزائیوں کے خلاف تبلیغ الاسلام کی خاطر وہاں لے گئی چنیوٹ کی جماعت نے تبلیغ اسلام کیلئے ایک انجمن قائم ہے اس کا مقصد یہی ہے کہ لوگوں کو مرزائی عقائد سے متاثر ہونے سے بچایا جائے۔ اس کار خیر کے لئے اس نے اچھے اچھے اصحاب علم کا انتخاب کیا ہے۔ جن میں مولانا عبداللہ معمار بھی تھے۔ مولانا کا اہل و عیال گوجرانوالہ رہا وہ اکیلے وہاں رہ رہے تھے۔

مولانا عبداللہ معمار مرحوم کا انتقال پُر ملال

وسطِ اپریل میں وہیں بیمار ہوئے طبیعت پہلے ہی سے کافی کمزور تھی۔ ایک ہفتہ بیمار رہنے کے بعد ۲۶ اپریل ۱۹۵۰ء ۱۱ ½ بجے دن پچپن سال زندگی گزار کر عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ جنازہ ... شام ... [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الامیر المرکزیہ مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور دس بجے شب کو گوجرانوالہ کی خاک کے سپرد کر دیئے گئے۔

رہے نام اللہ کا

مولانا محمد شریف گھڑیالوی۔

محترم مولانا سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۹۷۴ء۔

خلیفہ محمود کو چیلنج مباہلہ۔

حضرت شاہ صاحب کو جب متفقہ طور پر جماعت کا امیر منتخب کر لیا گیا تو آپ نے مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان کو مباہلہ کا چیلنج دیا لیکن خلیفہ صاحب مباہلہ پر آمادہ نہ ہوئے۔

مولنا عبد الرحیم صاحب لکھو والے رح۔

مولانا عبد الرحیم صاحب لکھو والے (ضلع فیروزپور) مبلغ اہل حدیث کانفرنس دہلی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا مرحوم بھی مولانا ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ تھے

ضلع فیروزپور میں ردِ مرزائیت پر کام۔

ضلع فیروزپور میں آپ نے ردِ مرزائیت پر بہت کام کیا۔

حضرت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی رح

حضرت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب محدث روپڑی رحمۃ اللہ تعالی علیہ۔ حضرت العلام محدث روپڑی مفتی جماعت اہلحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے بھی مضامین آپ کے اپنے ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" میں ردِ مرزائیت کے سلسلے میں شائع ہوتے رہتے تھے۔

اسلام اور مرزائیت۔

اس سلسلہ میں آپ کی کتاب "اسلام اور مرزائیت" قابلِ مطالعہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی

حضرت مولانا حافظ محمد صاحب محدّث گوندلوی ۔ آپ نے اپنی عمر کا اکثر حصہ تعلیم و تعلم اور درس و تدریس میں گزارہ ہے ۔ آپ حضرت الامام مولانا عبد الجبار صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۳۱ھ کے شاگرد رشید ہیں ۔ جماعت اہلحدیث کے موجودہ معمر علماء کرام اکثر انہی کے شاگرد ہیں ۔

ختمِ نبوت

آپ کا رسالہ "ختمِ نبوت" بھی ردِّ مرزائیت میں بے نظیر ہے ۔

شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ ۔

حضرت الامیر المرکزیہ مولانا محمد اسماعیل صاحب سلفی شیخ الحدیث گوجرانوالہ مدظلہ العالی

حضرت الامیر محترم شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی ۔ علم و فضل ، زہد و تقویٰ ، دیانت و امانت میں اپنی نظیر نہیں رکھتے ۔

علم حدیث میں مہارت تامہ ۔

علم حدیث ، تاریخ حدیث ، اصولِ حدیث ، تدوینِ حدیث اور مسلکِ اہلِ حدیث کے متعلق آپ کو مہارتِ تامہ اور عبور کامل حاصل ہے ۔ مسلکِ اہلِ حدیث کے متعلق آپ کی بے نظیر کتاب "تحریکِ آزادی فکر اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تجدیدی مساعی" قابلِ مطالعہ ہے جو کہ حال ہی میں بڑے عمدہ طریقہ پر مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی نے شائع کی ہے اس کی قیمت صرف آٹھ روپیہ ہے ۔ مولانا عطاء اللہ صاحب حنیف محشی سنن نسائی و کتب کثیرہ علیہ کا فرمان کتنا مبنی بر حقیقت ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کو ہی خداوند تعالیٰ نے یہ علم و بصیرت عطا کی ہے کہ مسلکِ اہلحدیث اور حدیث پر جب کبھی جہاں کہیں سے بھی حملہ ہوا ہے آپ نے علم کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ... آپ کو جامع ... قائم رکھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معلوماتی مضمون

ذیل میں ہم حضرت کا ایک معلوماتی مضمون جو کہ مرزا صاحب کے متعلق ہے درج کرتے ہیں :-

مرزا غلام احمد صاحب معمولی اخلاق کی روشنی میں :-

نبوت انسانی کمالات کا آخری زینہ ہے - اس لئے پیغمبر کو جہاں وہ خوبی اور خصوصیت عطا فرمائی جاتی ہے - جسے نبوت سے تعبیر فرمایا گیا ہے - وہاں وہ کمالات بھی عطا ہوتے ہیں جو ایک کامیاب انسان کے لئے ضروری ہیں - ایک نقاد جہاں اسے انبیاء کے معیار سے بھی پرکھ سکتا ہے - بلکہ انسانی شرافت کے معیار پر اگر کوئی کامیاب نہ ہو سکے - تو معیارِ نبوت پر پرکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا! - سابقہ انبیاء اور ان کی قوموں کے واقعات قرآن عزیز میں بکثرت موجود ہیں - مخالفین نے نامناسب القاب سے پیغمبر کو مخاطب کیا مگر پیغمبر نے نہ کبھی گالیاں دیں اور نہ ہی اپنے مخالفین کو غیر موزوں القاب سے مخاطب فرمایا خداوند تعالیٰ کا پیغام سخت الفاظ میں ہو یا اس کا لب ولہجہ رحمت آمیز ہو بہرحال پیغمبر فریضہ رسالت کو انجام دے گا - پیغامبری کے فرائض میں وہ کبھی کوتاہی نہیں کرتا - لیکن اپنی ذات کے لئے اس کے مزاج میں انتقام کا خفیف سے خفیف جذبہ بھی نہیں پایا جاتا - ما انتقم رسول اللہ لنفسہ قط (مسلم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ذاتی بدلہ کبھی کسی سے نہیں لیا - لم یکن فاحشا ولا متفحشا (ترمذی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ عادتاً فحش کہتے اور نہ ہی تکلف سے کبھی ایسا کرتے اللھم صل وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین - حسن خُلق عام انسانی شرافت کا ایک معیار ہے - لیکن پیغمبر میں اس خوبی کا ہونا اور بھی ضروری ہے - اگر کوئی نبوت کا مدعی عام شرافت کے معیار پر بھی پورا نہ اترے تو اس کی نبوت سے بحث کرنا بے ضرورت مشغلہ ہوگا اور بس -

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی شروع میں مناظر تھے اگرچہ ان کا مناظرانہ مذاق بھی کچھ بلند نہ تھا۔ تاہم وہ آب وہوا اور موسم کے لحاظ سے پنڈت دیانند اور پادری آتھم صاحب سے کسی کم نہ تھے۔ ایک کھاتے پیتے خاندان میں جس نے انگریزی حمایت میں اکثر دادِ شجاعت دی ہو اگر کوئی نوجوان لکھنے پڑھنے کی مشق بہم پہنچا لے۔ تو اس کے دماغی توازن پر جو تکبر انہ اثر ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ مرزا صاحب مخالفین کے خلاف جو لکھتے یا فرماتے تو ان کی تقریر و تحریر میں ایک فوجی خاندان کی سی تعلیاں کافی حد تک نمایاں ہوتیں۔ تبلیغ و اشاعت کی چند حقیر کوششوں کے بعد انہیں مجدد بننے کی آرزو ہوئی اور مہدی بننے کے لیے بھی انہوں نے ہاتھ پیر مارے۔ جے سنگھ بہادر بننے کی بھی سعی فرماتے رہے۔ آخر میں انہوں نے نبوت کو شرف قبول بخشا۔ اور ختم نبوت کی دیوار کو نقب لگانے کا فیصلہ فرمالیا۔ ان دعاوی پر الگ بحث طول عمل ہوگا۔ کتاب وسنت کی نصوص اور ان کی تاویل و توجیہہ جو ہمارے قادیانی دوست فرماتے ہیں۔ شاید ناظرین کو اس سے چنداں دلچسپی نہ ہو۔

مرزا صاحب اور عام انسانی شرافت

اس لئے مناسب ہوگا کہ مناظرانہ انداز سے بچتے ہوئے انہیں عام اخلاقی معیار پر سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ مجھے احمدی دوستوں سے امید ہے کہ عصبیت سے الگ ہو کر وہ مرزا صاحب کو سمجھنے کی کوشش کریں گے ممکن ہے کہ انہیں انبیا کے معیار پر پرکھنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔ میں نے عرض کیا ہے۔ کہ انبیاء اپنے مخالفین کو گالیاں نہیں دیتے۔ انہیں لغت پر اتنا عبور ہوتا ہے۔ کہ اظہار مطلب کے لئے بہتر سے بہتر الفاظ مہیا فرماتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ مرزا صاحب زبان کے استعمال میں کچھ زیادہ کامیاب نہیں ہیں۔ وہ جب ناراض ہوتے ہیں۔ تو گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور گالیاں بھی گھٹیا قسم کی "حرامی" "حرامزادہ" "حلال زادہ نہیں" ولد الحلال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں؟" "ولدالحرام بننے کا شوق"۔ رسالہ انوار الاسلام صفحہ ۲۷-۲۰۸-۳۲-۳۴-۴۰-۴۱۔ میں ان الفاظ کا تذکرہ مرزا صاحب نے بار بار کیا ہے۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں۔ کون اس فیصلہ کے لیئے بلا توقف سعی کرتا ہے۔ اور کون ولدالحرام بننے پر راضی ہوتا ہے ص۴۱ البدر ۲۰ دسمبر ۱۹۰۲ء ص۵ کالم ۲ نور القرآن حصہ دوم میں فرماتے ہیں یہ نہایت شرارت اور خباثت اور حرامزدگی ہے۔ اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن انگریزوں کے جہاد کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اس سے انگریزی حکومت نے جہاد کیا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ منشی سعداللہ لدھیانوی مرحوم کے متعلق لکھا یا ابن بغاء تتمہ انجام آتھم ص۲۸۲ تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۲ میں اس کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ "بازاری عورت کا بیٹا" احمدی مناظر اسے باغی سے مشتق کہا کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کے ترجمہ سے یہ توجیہہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔ آئینہ کمالات میں مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کے متعلق بھی یہی الفاظ لکھے گئے ہیں۔

آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۳ میں اپنے تمام مخالفین کو مخاطب فرماتے ہیں۔ کل مسلم یقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا۔ ہر مسلمان میری دعوت کو قبول کرتا ہے۔ مگر بازاری عورتوں کی اولاد اسے قبول نہیں کرتی۔ مخالفین پر ناراضگی تو ہو سکتی ایک عام آدمی کا مزاج کنٹرول سے باہر ہو جائے ممکن ہے لیکن شرافت سے اتنا گرے کہ گالیاں دینا شروع کر دے۔ یہ حرکت ایک شریف آدمی سے سرزد نہیں ہو سکتی جو گالی مرزا صاحب کے کلام میں عموماً استعمال ہوئی۔ اس کی کوئی توجیہہ سمجھ میں نہیں آسکی احمدی دوست اکثر اپنے عقیدہ سے بے خبر ہیں۔ جب ان سے مسیح کی موت کے سوا کوئی دوسرا مسئلہ دریافت کیا جائے تو ان کا پارہ فوراً تیز ہو جاتا ہے۔ تقلید جامد کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ حقیقت سے پہنچنے سے پہلے لڑائی جھگڑے کی صورت پیدا کر لیتے ہیں۔ سوچنا یہ ہے کہ اگر یہ فحش گوئی مطلب سمجھے بغیر کوئی عامی آدمی کرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ جہالت کا تقاضا ہے لیکن ایک پڑھے لکھے آدمی کے منہ سے یہ لفظ نکلے وہ کسی کو حرامی یا حرامزادہ کہے۔ اور اسے اس کا یقین نہ ہو۔ تو جھوٹا ہوگا اسے حد قذف میں اسّی دُرّے لگیں گے۔ اگر یہ واقعہ صحیح ہو۔ تو زانی رجم یا دُرّوں کا مستحق ہوگا یہ ایسا لفظ نہیں کہ اسے بے سوچے کہا جائے۔ تحسبونہ هینا وھو عند اللہ عظیم۔ پھر اس لفظ کو بظاہر عقیدہ سے کوئی تعلق نہیں ایک کافر صحیح النسب ہوسکتا ہے۔ اور ایک مسلمان نسباً مشکوک ہوسکتا ہے۔ آج ایک احمدی مسلمان ہوجائے۔ تو وہ احمدی نقطۂ نظر سے کافر و مرتد ہوسکتا ہے لیکن نسب پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا۔ آج خلیفۂ قادیان اس نتیجہ پر پہنچیں کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی میں سچے نہ تھے۔ ان کا مذہب غلط، عقیدہ خراب تو کہا جا سکتا ہے۔ لیکن ان کی نسب پر طعن نہیں کیا جا سکتا مرزا سلطان احمد مرزا صاحب کے بڑے بیٹے تھے۔ وہ احمدی نہیں تھے لیکن ہم ان کی نسب پر شبہ نہیں کر سکتے۔ مرزا غلام احمد کے والد بزرگوار مرزا غلام مرتضٰی صاحب مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان نہیں لا سکے۔ وہ اپنے فرزند ارجمند کے ان دعاوی کی بلندیوں کو ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ وہ تمام مسلمانوں کی طرح احمدیت سے کافر ہو سکتا ہے اسی طرح مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم مرزا صاحب کا انکار کریں۔ ان کی نسبت پر شبہ نہیں ہوسکتا۔ مولانا محمد حسین، پادری آتھم، تمام وہ مسلمان جو مرزا صاحب کو اپنے دعاوی میں سچا نہیں مانتے۔ ان پر احمدی کفر کا فتوی دے سکتا ہے لیکن ان کے نسب پر طعن نہیں کر سکتا۔ ازالہ اوہام ۲۲۳، ۲۲۴ میں ۱۸۵۷ء کے انقلاب کا ذکر فرما کر مرزا صاحب فرماتے ہیں" ان لوگوں نے چوروں، قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ ۱۸۵۷ء کی تحریک کیا تھی۔ مجھے اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ وہ مقدس تحریک اس امر کی محتاج نہیں کہ انگریز کے خود کاشتہ پودے ان کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

تعریف کریں۔ دہلی اور ... کی تاریخ ... خود اس کی ... اور ... اسمٰوات ان کی

www.KitaboSunnat.com

پاکیزگی کا گواہ ۔ مجھے یہ سوچنا ہے ۔ اور اپنے احمدی دوستوں سے دریافت کرنا ہے کہ سکھ کے مجاہدین نے کون سی چوری کی ۔ وہ کیوں قزاق بنے ۔ اور انہوں نے کون سی حرامکاری کی ۔ ایک نبوت کا مدعی تجدید کا دعویٰ کرنے والا اور مہدیت کی بلندیوں پر سرفرازی کا خواہشمند اس قدر خلاف واقعہ لکھے اگر اس کا دماغ درست ہے تو دو ہی علور نہیں سمجھی جاسکتی ہیں ۔ یا تو وہ جھوٹ بولتا ہے یا بداخلاق ہے ۔ جس شخص کا اخلاق اتنا پست ہو ۔ جس کی زبان عام شریف انسانوں کی شرافتوں سے بھی فروتر ہو ۔ اسے نبی مجدد یا مہدی کیونکر مانا جائے ۔

ان فی ذالک لعبرۃ

مرزائیت کو سمجھنے کے لئے حضرت الامیر کا مضمون ہی کافی ہے ۔

واہ سبحان اللہ ، ماشاء اللہ مضمون کیا ہے موتیوں کی لڑی ہے ۔ اسے بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے ۔ حضرت الامیر المرکزیہ مدظلہ کا یہ مختصر مضمون ہی مرزائیت کو سمجھنے کے لئے کافی ہے ۔

مولانا محمد حنیف صاحب ندوی ۔

مولانا ندوی صاحب گوجرانوالہ کے علاقہ کے ہیں آپ نے ابتدائی کتابیں حضرت الامیر المرکزیہ مدظلہ العالی سے پڑھیں پھر ندوہ تشریف لے گئے ۔ آپ جماعت کے ہفت روزہ " الاعتصام " کے سابقہ ایڈیٹر ہیں ۔

مرزائیت نئے زاویوں سے ۔

ایڈیٹری کے زمانہ میں آپ کا ایک مضمون مرزائیت کے متعلق شائع ہوتا رہا جو علمی و تحقیقی حلقوں میں بہت پسند کیا گیا ۔ بعد میں اسے " مرزائیت نئے زاویوں سے " کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع کیا گیا ۔ کتاب قابل مطالعہ ہے ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رئیس المناظرین مولانا حافظ عبد القادر صاحب روپڑی ۔

رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبد القادر صاحب روپڑی مدظلہ آپ مفتی جماعت اہلحدیث حضرت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھتیجے اور تربیت یافتہ ہیں ۔طبیعت شروع سے مناظرانہ ہے ۔ ہر قسم کے بدعقائد لوگوں سے آپ کی ٹھنی رہتی ہے بالخصوص ردّ مرزائیت میں خوب ماہر ہیں زندگی میں کئی بار قادیانی حضرات سے مناظرہ و مکالمہ ہوا اور ہر بار اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کامیاب ہوئے آپ کے ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث" میں بھی وقتاً فوقتاً قادیانی حضرات سے نوک جھوک ہوتی رہتی ہے ۔

آپ جماعت کے پُرجوش مبلغ ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو تا دیر سلامت باکرامت رکھے آمین

محقق مرزائیت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب کمیرپوری ۔

محقق مرزائیت حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب کمیرپوری مدظلہ ۔ آپ کا شمار جماعت کے صاحب علم اور محقق جوانوں میں ہوتا ہے ۔ آپ حضرت فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ ہیں ۔ بدّوملہی ضلع سیالکوٹ کے دوران خطابت میں آپ نے قادیانی حضرات سے خوب مقابلہ کیا اور کامیاب ہوئے۔

مرزائے قادیانیت کے دس جھوٹ

ان دنوں آپ نے" مرزائے قادیان کے دس جھوٹ" ایک رسالہ لکھا ۔ جس نے

امتِ مرزائیت میں تہلکہ مچا دیا ۔

www.KitaboSunnat.com

مرزائی جواب نہ دے سکے ۔

لیکن جواب باصواب دینے سے قاصر رہے

فسانۂ قادیان

اس کے علاوہ ایک اور کتاب بنام" فسانۂ قادیان" آپ کے قلم سے تالیف فرمائی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب اپنے موضوع پر نہایت معلوماتی شے ہے۔ اس میں "مرزا غلام احمد صاحب قادیانی" ان کے آباؤ اجداد اور خاندان اور مرزائی جماعت کے حالات ان کی اپنی تحریرات سے جمع کئے گئے ہیں۔ اور ان کی خود نوشت تاریخ پر تبصرہ کیا گیا ہے اور اس کا انتساب کیا گیا ہے "ان سعید روحوں کے نام جو نبوت کی حقیقی تصویر دیکھنے کے خواہاں ہیں"۔

حضرت الامیر مولانا محمد اسماعیل صاحب کا فسانۂ قادیان پر مقدمہ لکھنا۔

کتاب کی ابتداء میں حضرت الامیر المرکزیہ شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہٗ کا مقدمہ ہے۔ اس سے ہی کتاب کی افادیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مرزائی مبلغین کے پانچ اصول۔

مرزا صاحب اور ان کی جماعت کا طریق کار مولانا نے کتاب کے مقدمہ میں ان لفظوں میں بیان کیا ہے۔

(۱) انگریزی حکومت کی خدمت جس طرح ممکن ہو۔

(۲) آزادی پسند افراد اور جماعتوں کی مقدور بھر مخالفت۔

(۳) فریضۂ جہاد کی مخالفت تاکہ ملی زندگی کا خاتمہ ہو۔

(۴) بیرونی ممالک میں تبلیغی مشن بھیجنا تاکہ انگریزی جاسوسی کی خدمت سرانجام دیں اور اپنے عزیز و اقارب کے خرچ پر اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔

مسلمانوں کو آپس میں لڑاتے رہو۔

(۵) مسلمانوں کو آپس میں لڑاتے رہنا تاکہ قوت باہم صرف ہوتی رہے۔ اور انگریز آرام سے حکومت کر سکے۔ اسی طرح دوسرے فرقوں سے الجھتے رہنا تاکہ ملک میں سکون قائم نہ ہو۔ اس طریق سے پنڈت دیانند اور سماجی تحریک نے بھی انگریز کی کافی خدمت کی۔ آپ سماجی تحریک اور قادیانی حرکت کو اس معاملہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں ہمنوا پائیں گے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل صاحب کا بہترین تبصرہ

ناظرین باتمکین! حضرت الامیر جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان مدظلہ العالی کے تبصرہ کی اس آخری شق کو ذرا غور سے پڑھیں اور اندازہ لگائیں۔ جو لوگ ہمارے "پاک ملک" میں اختلافی مسائل کو ہوا دیتے ہیں اور فرقہ وارانہ تقریریں کرتے ہیں۔ وہ کن لوگوں کے قدم مضبوط کر رہے ہیں اور ان کا یہ پیشہ ورانہ طریقہ ملک کی سالمیت کے لئے کتنا نقصان دہ ہے اللہ تعالیٰ ہمارے پاک ملک کو قائم و دائم رکھے اور دشمنوں کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دے آمین۔

Www.KitaboSunnat.com

میرے بزرگو اور بھائیو! یہ ہیں علماء اہلحدیث کی مزدلتے قادیان کے مقابلہ میں خدمات جلیلہ ان علماء حق نے ہر باطل گروہ کی مقدور بھر سرکوبی کی اور اپنوں اور پرایوں کی مخالفت کے باوجود ہر میدان میں صداقت اسلام کے جھنڈے گاڑے اور خدائے ذوالجلال والاکرام نے ان کی ہر میدان میں تائید و نصرت فرمائی۔ خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان نیک روحوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے ہمیں ان علماء حق کی روش اختیار کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم
غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین۔

اللھم صل وسلم علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت
وسلمت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔

محمد حنیف یزدانی قصوری
خطیب اہل حدیث چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ ۲۳ جولائی ۱۹۶۷ء بروز اتوار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مولانا محمد حنیف یزدانی کی دیگر مطبوعات

مُرشدِ جیلانی رح کے ارشاداتِ حقانی دربارۂ توحیدِ ربانی :
طباعت آفسٹ
قیمت ۳ روپے

○ مرزائے قادیان اور عُلماءِ اہلحدیث :
بالخصوص مولانا ثناء اللہ امرتسری رح کے چودہ مناظروں کی تفصیلات قیمت ۱ روپے

○ ہمارے عقائد :
www.KitaboSunnat.com
آسان لفظوں میں مسلکِ اہلحدیث پر بے نظیر رسالہ قیمت ۵۰ پیسے

○ شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی :
تصویر کا دُوسرا رُخ
قیمت ۱۰ پیسے

○ معیارُ الحق : حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی رح
حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رح کی تائید میں بہترین کتاب قیمت مجلد دس روپے

○ تحریکِ آزادیٔ فکر اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح کی تجدیدی مساعی
حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل رح سلفی، گوجرانوالہ قیمت مجلد آٹھ روپے

○ اصحابِ بدر رض : علامۂ زماں حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری رح
جنگِ بدر کی تفصیلات اور ۳۱۳ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات
طباعت آفسٹ ؛ قیمت مجلد پانچ روپے

ہمارے مکتبہ کی تمام کتب نہایت خوبصورت چھپی ہیں اس کے علاوہ ہر قسم کی مذہبی اسلامی کتابیں ہم سے خریدیے

مکتبہ نذیریہ ○ چیچہ وطنی